SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Sunday, August 7, 1988

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House), Islamabad, at 5.45 of the clock in the evening, with Mr. Chairman (Mr. Ghulam Ishaq Khan) in the Chair.

RECITATION FROM THE HOLY QUR'AN

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

إِنَّ الَّذِينَ يَتْلُونَ كِتٰبَ اللّٰهِ وَأَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَأَنفَقُوا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ
سِرًّا وَّعَلَانِيَةً يَّرْجُونَ تِجَارَةً لَّن تَبُورَ ۙ لِيُوَفِّيَهُمْ أُجُورَهُمْ وَيَزِيدَهُم
مِّن فَضْلِهِ ۚ إِنَّهُ غَفُورٌ شَكُورٌ ۝ وَالَّذِي أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ مِنَ الْكِتٰبِ هُوَ الْحَقُّ
مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ ۗ إِنَّ اللّٰهَ بِعِبَادِهِ لَخَبِيرٌ بَصِيرٌ ۝ ثُمَّ أَوْرَثْنَا
الْكِتٰبَ الَّذِينَ اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا ۚ فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهِ ۚ وَمِنْهُم
مُّقْتَصِدٌ ۚ وَمِنْهُمْ سَابِقٌ بِالْخَيْرٰتِ بِإِذْنِ اللّٰهِ ۚ ذٰلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيرُ ۝

(سورۃ فاطر ۲۹ تا ۳۲)

ترجمہ۔ بے شک جو لوگ کتاب اللہ کی تلاوت کرتے رہتے ہیں اور نماز کی پابندی رکھتے ہیں اور جو کچھ ہم نے دیا ہے اس میں پوشیدہ و علانیہ خرچ کرتے رہتے ہیں وہ ایسی تجارت کی آس لگائے ہوئے ہیں جو کبھی ماند نہ پڑے گی تاکہ ان کو ان کے (اعمال کے) صلے (اللہ) پورے دے اور اپنے فضل سے ان میں کچھ بڑھا بھی دے بے شک وہ بڑا مغفرت والا ہے بڑا قدرت والا ہے اور جو کتاب ہم نے آپ کے پاس بطورِ وحی بھیجی ہے وہ بالکل ٹھیک ہے جو اپنے سے پہلی کتابوں کی بھی تصدیق

SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Sunday, August 7, 1988

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House), Islamabad, at 5.45 of the clock in the evening, with Mr. Chairman (Mr. Ghulam Ishaq Khan) in the Chair.

RECITATION FROM THE HOLY QUR'AN

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اِنَّ الَّذِيْنَ يَتْلُوْنَ كِتٰبَ اللّٰهِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ
سِرًّا وَّعَلَانِيَةً يَّرْجُوْنَ تِجَارَةً لَّنْ تَبُوْرَ ۙ لِيُوَفِّيَهُمْ اُجُوْرَهُمْ وَيَزِيْدَهُمْ
مِّنْ فَضْلِهٖ ؕ اِنَّهٗ غَفُوْرٌ شَكُوْرٌ ۝ وَالَّذِيْۤ اَوْحَيْنَاۤ اِلَيْكَ مِنَ الْكِتٰبِ هُوَ الْحَقُّ
مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِعِبَادِهٖ لَخَبِيْرٌۢ بَصِيْرٌ ۝ ثُمَّ اَوْرَثْنَا
الْكِتٰبَ الَّذِيْنَ اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا ۚ فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ ۚ وَمِنْهُمْ
مُّقْتَصِدٌ ۚ وَمِنْهُمْ سَابِقٌۢ بِالْخَيْرٰتِ بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيْرُ ۝

(سورۃ فاطر ۲۹ تا ۳۲)

ترجمہ - بے شک جو لوگ کتاب اللہ کی تلاوت کرتے رہتے ہیں اور نماز کی پابندی
رکھتے ہیں اور جو کچھ ہم نے دیا ہے اس میں پوشیدہ و اعلانیہ خرچ کرتے رہتے
ہیں وہ ایسی تجارت کی آس لگائے ہوئے ہیں جو کبھی ماند نہ پڑے گی تاکہ ان کو
ان کے (اعمال کے) صلے (اللہ) پورے دے اور اپنے فضل سے ان میں کچھ بڑھا بھی دے
بے شک وہ بڑا مغفرت والا ہے بڑا قدرت والا ہے اور جو کتاب ہم نے آپ کے
پاس بطورِ وحی بھیجی ہے وہ بالکل ٹھیک ہے جو اپنے سے پہلی کتابوں کی بھی تصدیق

کر دیتی ہے بیشک اللہ اپنے بندوں کی پوری خبر رکھنے والا خوب دیکھنے والا ہے پھر ہم نے یہ کتاب ان لوگوں کے ہاتھ میں بھی پہنچائی جنہیں ہم نے اپنے بندوں میں سے چن لیا پھر ان میں سے بعض تو اپنے نفس پر ظلم کرنے والے ہیں اور بعض ان میں سے متوسط ہیں اور بعض ان میں سے اللہ کی توفیق سے نیکیوں میں ترقی کیئے چلے جاتے ہیں ، یہ بہت ہی بڑا فضل ہے ۔

LEAVE OF ABSENCE

جناب چیئرمین : جزاک اللہ ، بسم اللہ الرحمن الرحیم ، رخصت کی درخواستیں ۔ جناب اختر نواز خان اپنی ذاتی مصروفیات کی بنا پر ایوان میں ۲ ، اور ۴ اگست کو شرکت نہیں کر سکے اس لیئے انہوں نے ان تاریخوں کے لیئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے ۔ کیا ایوان ان کی رخصت منظور کرتا ہے ؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین : جناب وزیر احمد جوگیزئی صاحب ، وزیر تعلیم نے اطلاع دی ہے کہ وہ سرکاری مصروفیات کی بنا پر ایوان میں آج ۷ اگست کو شرکت نہیں کر سکیں گے لہٰذا وزارت تعلیم سے تحاریک وغیرہ آئندہ اجلاس تک مؤخر کر دی جائیں ۔ کیا ایوان انکی تحریک منظور کرتا ہے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

OBITUARY

جناب محمد طارق چوہدری : پوائنٹ آف آرڈر ، جناب چیئرمین میں آپ کے توسط سے درخواست کرنا چاہتا ہوں کہ ممتاز عالم دین مولانا عارف الحسینی کے بہیمانہ قتل پر ہم ایک تعزیتی قرارداد پاس کریں ۔ ان کے لیئے دعائے مغفرت بھی کریں اور ان کے جو لواحقین ہیں اور followers ہیں ان

کے ساتھ اپنا اظہار ہمدردی کریں کیوں کہ آج کے وقت میں بڑے نازک دور میں ان کا قتل ہوا ہے اس کے لیئے ہم ان کے لواحقین کے ساتھ اپنی ہمدردی کا اظہار کریں، یہ میں درخواست کرنا چاہتا ہوں۔

جناب چیئرمین : مجھے اس تحریک سے پورا پورا اتفاق ہے اور فارمل ریزولیوشن آپ پیش کر دیں یا وزیر انصاف صاحب پیش کر دیں۔

جناب وسیم سجاد : جناب میں پیش کر دیتا ہوں۔

Sir, this House expresses its deep regret at the unfortunate murder of the distinguished Aalim Maulana Arif Hussain Al-Hussaini. This House expresses its deep sympathies with his followers and with the members of the bereaved family. We pray for the departed soul and we hope that Allah will give the family strength to bear this irreparable loss.

Mr. Chairman : Mr. Muhammad Ali Khan.

Mr. Muhammad Ali Khan : Mr. Chairman, Sir, the entire nation has expressed profound grief and great sorrow over the assassination of Maulana Arif Hussain Al-Hussaini. In fact, we have no words to condemn this dastardly act which could only be committed by the enemies of Islam and Pakistan. Sir, in his death the entire Ummah has lost a very eminent religious scholar. He had dedicated his entire life to the service of Islam and once he observed that his mission was as striving for an Islam that is above sectarianism. His great effort to promote Shia-Sunni amity would long be remembered. I am sure that the Government of Pakistan and the Government of NWFP will try their best that the culprits are apprehended and they are dealt with according to law as stated by the Chief Minister of the NWFP at Peshawar the other day. I pray to God Almighty that the departed soul may rest in eternal peace and that Almighty Allah may give strength and courage to the members of the bereaved family to bear this irreparable loss with great fortitude.

Mr. Javed Jabbar : Mr. Chairman, while only partially endorsing the resolution moved because I believe that a resolution of that nature is not enough in the circumstances of Pakistan where more than one leader has been assassinated in the past two years; where the culprits have not yet been identified; I think it is relevant and appropriate to add to that resolution a request by this House to the federal government and the provincial government to speedily secure and to punish the culprits and to make available all the facts to the people of Pakistan. I move this amendment to the resolution moved by the Minister.

Syed Abbas Shah : Sir, I second the amendment moved by Mr. Javed Jabbar on this sad occasion when a young Muslim scholar from Frontier has been brutally murdered. It is a great loss to the country and to the nation because he belongs to the class which has worked for the unity of Muslims in the country and all over the world. So, the killing of such a person is really a brutal crime. We emphasize on the Government to take all measures to catch the culprits and

[Syed Abbas Shah]

bring them to justice because if it is ignored by the country or the people of Pakistan or the Government, this action will continue and the effect will be really serious for the country and for the peace of this area.

Sir, I pray and I join with other people in this country in the prayer and wish that God should give enough strength to the bereaved family to bear this loss.

Mr. Chairman : Mr. Hussain Bakhsh Bangulzai.

میر حسین بخش بنگلزئی : محترم چیئرمین صاحب ! یہ قرار داد جو محترم وزیر صاحب نے اس ہاؤس میں پیش کی ہے۔اس قرار داد کا تعلق پاکستان کے ایک جید عالم دین کے قتل سے ہے۔اس معزز ایوان نے جس گہرے رنج وغم کا اظہار فرمایا ہے میں ان کی تائید کرتا ہوں ۔ خدا مرحوم کو غریق رحمت فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔یہ یقیناً ایک قابل افسوس واقعہ ہے اور یہ کہہ کر اس کو قطعاً ٹالا نہیں جا سکتا کہ اس معاملے میں تحقیقات کی جائے گی میں آپ کی وساطت سے حکومت سے پرزور اپیل کرتا ہوں کہ اس قسم کے واقعات جب ملک کے اندر رونما ہوتے ہیں تو ان کی بڑی سختی کے ساتھ تحقیق کی جانی چاہیئے اور ملزمان کو جہاں بھی ہوں، جس حالت میں ہوں اور جس حیثیت کے بھی ہوں گرفتار کر کے قرار واقعی سزا دی جانی چاہیئے ۔ میں ان الفاظ کے ساتھ ایک دفعہ پھر اس قرار داد کی تائید کرتا ہوں ۔

جناب محمد اسحاق بلوچ : جناب چیئرمین ! عالم دین جناب عارف حسینی کی موت کا اس وقت ہاؤس کو افسوس ہے ۔ میرے خیال میں پورے پاکستان میں صف ماتم بچھ گئی ہے ۔ میں اس سلسلے میں وزیر صاحب سے اتنی گزارش کروں گا کہ وہ اس معاملے کی پوری تحقیقات کریں اور جو اس میں ملوث پائے جائیں ان کو ایسی سخت سزا دی جائے جو وہ زندگی بھر یاد کریں ۔ میں دعا کرتا ہوں اللہ تعالے مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے ۔ آمین ثم آمین ۔

جناب چیئرمین : جناب جہانگیر شاہ جوگیزئی صاحب ۔

نوابزادہ جہانگیر شاہ جوگیزئی : اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم ، بسم اللہ الرحمن الرحیم

میں اس ریزولیوشن کی پرزور تائید کرتا ہوں اور ساتھ ہی بجز دعا کے اور ہم کر بھی کیا سکتے ہیں ۔ میں سب کے ساتھ اس دعا میں شامل ہوتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان کو غریق رحمت کرے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے مگر قوم کی توجہ اس المناک واقعہ کی طرف مبذول کرانے کی جسارت کرتا ہوں۔ ایسے واقعات ایسے وقت میں جب کہ عاشورہ سر پر آ رہا ہے ۔ ماسوائے ملک کے دشمنوں کے اور کوئی دوسرا اس کا ذمہ دار نہیں ہو سکتا ۔ ایک عالم دین چاہے اس کا مسلک دوسروں سے مختلف کیوں نہ ہو لیکن اللہ تعالےٰ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم جب تمہاری امت میں فرقے ہو جائیں تو بس تم ان سے کوئی سروکار نہ رکھنا ، اس کو اللہ پر چھوڑ دینا ۔ اللہ اس کو نیک و بد آخرت میں بتائیں گے ۔ اللہ تعالیٰ کا حکم قرآن میں موجود ہے ۔ مسلمان کا کام یہ ہے کہ ان جھگڑوں میں نہ پڑے بلکہ علم کے ذریعے ، دلیل کے ذریعے ، ایک دوسرے کے ساتھ افہام و تفہیم سے ، ایک دوسرے کے دلوں میں جھانکے نہ کہ اس قسم کے قتل و غارت گری سے ملک کو بدنام کرے ملک کے آئین کو بدنام کرنا ، ملک کی انتظامیہ کو بدنام کرنا ، میں سمجھتا ہوں یہ ایک آدمی کا کام نہیں ہے بلکہ ایک گروہ ہے جو اس ملک کو تباہ کرنے پر تلا ہوا ہے چاہے اس کا ارادہ کس طرح کا ہو یہاں پر کبھی صوبائی کبھی قومی منافرت پیدا کر کے اس ملک کو وہ توڑنا چاہتے ہیں ۔ ہمیں بیدار ہو جانا چاہیئے ، ہمیں سمجھ لینا چاہیئے ، ہمیں اپنے دشمن کی نشاندہی کرنی چاہیئے اور لوگ جب خود اس کا احساس نہیں کریں گے تو اس قسم کے واقعات کا سدباب نہیں ہو سکتا ۔ میں ایک بار پھر ان کی روح کو ایصال ثواب کے لیے

[Nawabzada Jahengir Shah Jogezai]

ہاتھ بلند کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ انکی مغفرت کرے اللہ تعالےٰ ان کو بخشے اور جنت الفردوس عطا کرے۔

جناب چیئرمین: شکریہ! جناب بہرہ ور سعید صاحب۔

اخونزادہ بہرہ ور سعید: جناب چیئرمین صاحب! مرحوم ایک جید عالم ہونے کے علاوہ شیعہ سنی اتحاد کے سفیر بھی تھے۔ وہ بڑے عالم تھے، بڑے تجربہ کار اور مخلص آدمی تھے۔ اس وقت جیسے کہ میرے دوست نے کہا ان کا قتل جبکہ عاشورہ بالکل قریب ہے، ایک بیرونی سازش کا نتیجہ ہو سکتا ہے۔ میں اس چیز میں مزید پڑنا نہیں چاہتا کیوں کہ ہماری فیڈرل اور صوبائی حکومت نے اس کا serious نوٹس لیا ہے اور کوئی وجہ نہیں ہے کہ ہم نے جو وعدے کیئے ہیں جو اقدامات کیئے ہیں ان کے پورا کرنے میں کوئی کسر باقی رہے۔ میں ان کے لیئے دعائے مغفرت چاہتا ہوں اور ان کے خاندان کے افراد کے لیئے دعا کرتا ہوں۔ خدا ان کو توفیق دے کہ وہ اس المیہ کو برداشت کریں۔ یہ واقعی ایک قومی المیہ ہے اور اس کے اثرات آئندہ سنی شیعہ اتحاد پر بھی پڑ سکتے ہیں۔ اس سلسلے میں وزیر صاحب نے جو قرارداد پیش کی ہے۔ میں سمجھتا ہوں وہ کافی ہے۔ ان کی اس قرارداد میں اور کچھ شامل کرنا میں سمجھتا ہوں موزوں نہیں ہے۔ چونکہ ہم ان کے لیئے دعا کرتے ہیں ان کے اوصاف بیان کرتے ہیں اور کسی اور مسئلہ کو اس معاملہ کے ساتھ شریک کرنا اس وقت مناسب نہیں ہے۔ مجھے یقین ہے کہ حکومت سرحد نے جو اعلانات کیئے ہیں وہ ان پر عمل کرے گی۔ میری دعا ہے خدا ان کو غریق رحمت کرے اور ان کے ورثاء کو صبر جمیل عطا فرمائے اور حکومت کو خدا اس چیز میں کامیاب کرے کہ وہ اصل مجرموں کو گرفتار کر کے اس سازش کو بے نقاب کرے! شکریہ۔

جناب چیئرمین: جناب لالیکا صاحب۔

جناب عالم علی لالیکا : جناب چیئرمین! مولانا عارف الحسینی صاحب کے قتل کے سلسلہ میں وزیر انصاف کی جانب سے پیش کردہ قرارداد کی میں پر زور تائید کرتا ہوں ۔ دریں سلسلہ سینیٹر جاوید جبار صاحب کی جانب سے پیش کردہ ترمیم کی بھی تائید کرتا ہوں، بلاشبہ عارف الحسینی صاحب شیعہ سنی اتحاد کی علامت تھے ۔ جید عالم تھے، اس کے ساتھ ہی ساتھ جہاں ہم ان کے لیئے دعائے مغفرت کریں گے، جہاں ان کے پسماندگان کے لیئے صبر جمیل کی دعا کریں گے، میں اس ایوان کی توسط سے فقہ جعفریہ کے حضرات کی خدمت میں عرض کرنا چاہوں گا کہ ہم ان کے جذبات میں پوری طرح شامل ہیں۔ ہم ان کی پریشانی اور غم والم میں پوری طرح شامل ہیں اور ان سے درخواست بھی کرتے ہیں کہ اس موقع پر ایسے عالم دین کا قتل نہ حکومت کی طرف سے ہوسکتا ہے نہ کسی فرقہ کی طرف سے ہوسکتا ہے بلکہ فقط اور فقط دشمنانان پاکستان کی جانب سے ہوسکتا ہے وہ اس معاملے میں فہم و فراست سے کام لیں، ہوش و تدبر سے کام لیں، انشاء اللہ ہم ان کے احساسات و جذبات میں ان سے آگے رہیں گے پیچھے نہیں رہیں گے لیکن ان سے درخواست کریں گے کہ وہ صبر و تحمل اور حوصلے سے اس کو دیکھیں، سوچیں اور پرکھیں ۔ بلا وجہ کسی کو مورد الزام نہ ٹھیرائیں ۔

جناب چیئرمین : شکریہ! جناب شیخ صاحب ۔

شیخ علی محمد : جناب چیئرمین صاحب کہا جاتا ہے کہ ایک عالم کی موت پورے عالم کی موت ہے اور سید عارف حسین جیسے عالم کی موت واقعی بہت بڑا نقصان ہے، بہت بڑا صدمہ ہے، بہت بڑا المیہ ہے، میں وزیر صاحب کی اس قرارداد کی تائید کرتا ہوں لیکن ایک گزارش کروں گا کہ جب کبھی ایسے واقعات ہوتے ہیں تو یہی یقین دہانی کرائی جاتی ہے کہ ملزم کو گرفتار کیا جائے گا، یہ کیا جائے گا،

[Shaikh Ali Muhammad]

وہ کیا جائے گا اور وقت گذرنے کے ساتھ ساری باتیں بھول جاتے ہیں۔ کہیں یہاں بھی ایسا نہ ہو۔ حکومت کو یہ کوشش کرنی چاہیئے کہ علامہ عارف حسین کے قاتلوں کو ہر قیمت پر گرفتار کیا جائے

جناب چیئرمین : شکریہ! جناب ندوی صاحب۔

مولانا وصی مظہر ندوی : جناب چیئرمین صاحب، علامہ عارف حسین الحسینی رحمتہ اللہ علیہ کے سلسلے میں جو قرارداد ابھی وزیر انصاف نے پیش کی ہے ہم سب لوگ نہ صرف دل کی گہرائیوں سے اس قرارداد کی حمایت کرتے ہیں بلکہ واقعہ یہ ہے کہ کسی انسانی معاشرے میں ایک تبدیلی وہ ہوتی ہے جو فکر ونظر کی تبدیلی کے ذریعے سے لائی جاتی ہے وہ تعمیری بھی ہوتی ہے اور دیرپا بھی ہوتی ہے اور اگر کسی معاشرے میں خدانخواستہ طاقت اور گولی کے ذریعے سے تبدیلی کی کوشش کیجائے تو یہ اس معاشرے کے لیئے تباہی کا پیش خیمہ بنتی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ اندوہناک حادثہ اور یہ جو بہیمانہ قتل کیا گیا ہے یہ قطعی طور پر ان لوگوں کی طرف سے نہیں ہو سکتا جو پاکستان اور اسلام کے لیئے اپنے دل میں ادنیٰ سی بھی وفاداری رکھتے ہیں۔ لازماً یہ گھناؤنا فعل انہی لوگوں نے کیا ہے جو اس کے ذریعے سے اپنے مذموم مقاصد حاصل کرنا چاہتے ہیں اور بلاشبہ علامہ عارف حسین الحسینی صاحب ایک بہت بڑی شخصیت کے مالک تھے۔ انفرادی طور پر بھی اور اجتماعی طور پر بھی وہ ایک عظیم رہنما تھے، با اصول انسان تھے۔ ان کے قتل کا سراغ لگانے میں اگر حکومت ناکام ہوتی ہے تو یہ حکومت کی بڑی ناکامی ہے لیکن میں یہ عرض کروں گا کہ ایک معمولی سے معمولی انسان کی جان اور مال کی حفاظت بھی حکومت کے ذمے اسی طرح سے ہے جس طرح سے کسی دوسرے شخص کی ہو سکتی ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ جس نے کسی نفس کو بغیر کسی حق کے قتل کیا تو گویا اس

نے تمام انسانیت کو قتل کر دیا۔ لہٰذا اگر بم کے ذریعے سے اور دیگر فسادات کے ذریعے سے سینکڑوں آدمی مختلف جگہوں پر ہلاک ہوئے اور حکومت نے ان کا سراغ لگانے کی کوشش کی اور کہیں کامیابی ہوئی اور کہیں نہیں ہوئی تو یقیناً اس پر حکومت کی کارکردگی کو جانچا جائے گا اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ حکومت کی اپنی عزت اور اپنے وقار کا سوال ہے اور انشاءاللہ جو وعدے کیے گئے ہیں، ان کے سلسلے میں حکومت کی طرف سے کوئی کوتاہی نہیں کی جائے گی۔ پاکستان کی یہ ہمیشہ سے پالیسی رہی ہے کہ تمام مسلمانوں کے درمیان جو پاکستان میں رہتے ہیں، ان کے اندر فرقوں کی بنیاد پر کوئی امتیاز نہ برتا جائے اور سب کو یکساں طور پر اپنے مسلک اور اپنے طریقے پر چلنے کی آزادی دی جائے، جو کچھ ہوا وہ انتہائی افسوسناک ہے، ہم سب لوگ دلی طور پر ان کے اہل خاندان کے ساتھ اور ان کے مسلک کے لوگوں کے ساتھ اور انکی تنظیم کے ساتھ اپنے دلی رنج وغم کا اظہار کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ یہ گھناؤنا واقعہ جو ہوا ہے، اللہ تعالیٰ اس کے اثرات بد سے پاکستان کو اور ملت اسلامیہ کو اور مسلمانان پاکستان کو بچائے اور ہمیں اس کی توفیق دے کہ ہم ان قاتلوں کا سراغ لگا سکیں اور انہیں کیفر کردار تک پہنچائیں۔ شکریہ!

Mr. Wasim Sajjad : Sir, the honourable Members have drawn the attention of the Government to the need to arrest these culprits. I would like to assure the honourable Members that the Government is fully conscious of its responsibilities in this matter and shares their concern. The Government will use its resources to the fullest possible extent to arrest the culprits and to bring them to justice as soon as possible. There will be no stone left unturned in this respect. Thank you Sir.

Mr. Chairman : I share the sentiments expressed by the House. Since I did not have a written resolution. I have tried to reduce the sentiments expressed in the form of a formal resolution which I will read out to you.

"This House expresses its deepest sympathy on the cruel assassination of Allama Arif Hussain-Al-Hussaini; a great religious scholar and an ardent seeker of Itehad-e-Banul-Muslimeen and prays that Almighty

[Mr. Chairman]

Allah may rest the departed soul in peace and grant strength to the bereaved family to bear the irreparable loss with fortitude and equanimity. This House also asks the Federal and Provincial Governments to spare no efforts to bring the perpetrators of this dastardly and most condemnable crime to book and to award them exemplary punishment. A copy of the resolution may be transmitted to the bereaved family."

I hope it is exceptable.

(*Pause*)

Thank you. Let us pray for the departed soul.

(Then the House offered Fateh for the departed soul).

ADJOURNMENT MOTIONS

Mr. Chairman : Adjournment Motions. Janab Lt. Gen. (Retd.) Saeed Qadir Sahib, Adjournment Motion No. 58.

(*i*) *RE* : SCUFFLE BETWEEN PASSENGERS AND PIA STAFF AT THE COUNTER OF KARACHI AIRPORT.

Lt. Gen. (Retd.) Saeed Qadir : I beg to move that the normal business of the House be suspended to discuss a matter of general public importance. According to a news item published by the daily 'Jang' of Wednesday 3rd August 1988, the passengers at the Karachi Airport attacked the PIA counter and smashed it due to the indifferent attitude of the PIA staff towards the passengers who were stranded at the Karachi Airport for 14 hours without food and reasonable accommodation for rest.

Mr. Chairman : Is it being opposed ?

Mr. Mahmood A. Haroon : Sir, I would like to explain the position and I hope that after that the honourable mover would be satisfied with the reply.

Mr. Chairman : Well, let me ask him first whether he would like to add anything to his written motion. Saeed Qadir Sahib.

لیفٹیننٹ جنرل (ریٹائرڈ) سعید قادر : جناب والا ! پی آئی اے، ایک ایسا ادارہ ہے جس سے پبلک کا ہر وقت واسطہ رہتا ہے۔ ہم لوگوں کا بھی جو عام طور پر سفر کرتے ہیں اور عام پبلک کا بھی، میرا ذاتی تجربہ ہے اور مشاہدہ ہے کہ پچھلے ایک دو سالوں میں پی آئی اے کی کارکردگی باقاعدہ خراب ہوتی جا رہی ہے اور جب تک اس کا باقاعدگی سے جائزہ نہیں لیا

جائے گا۔ ہماری ایئرلائن جس پر ہم سب کو فخر اور ناز ہے، ایسی خراب ہو جائے گی کہ اس کا پھر سنبھالنا مشکل ہو جائیگا۔

میں صرف پچھلے ہفتہ دس دن کے عشرے کے بارے میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ مجھے ذاتی طور پر جو تجربات ہوئے ہیں، ان سے ظاہر ہوتا ہے کہ پی آئی اے بڑی تیزی سے اپنی کارکردگی میں خرابی پیدا کرتی چلی جارہی ہے۔ چاہے آپ راولپنڈی میں پی آئی اے کے کسی دفتر میں ٹیلیفون کرکے دیکھ لیں میں وزیر دفاع سے عرض کروں گا کہ وہ کل صبح بجائے اپنے پرائیویٹ سیکرٹری کو کہنے کے، خود اگر پی آئی اے راولپنڈی کے کسی نمبر کو ڈائل کرکے دیکھیں اور اگر ان کو کوئی جواب ملے تو پھر میں مجرم قرار دیا جاسکتا ہوں۔ میں یہ سب اس لیئے بیان کررہا ہوں کہ ہم بھی چاہتے ہیں کہ ہماری ایئرلائن دنیا کی دوسری اولین ائیرلاین کی صفوں میں شامل ہو نہ کہ اس کی کارکردگی خراب ہوتی چلی جائے اور اس کا ڈائریکٹ تعلق میری ایڈجرنمنٹ موشن سے ہے۔

اگر آپ سیٹیں ریزرو کرانے جاتے ہیں تو آپ کو عام طور پر یہی کہا جاتا ہے کہ سیٹ موجود نہیں ہے۔ جب آپ جہاز میں جاتے ہیں تو آپ کو دو نہیں، چار نہیں بلکہ دس پندرہ بیس سیٹیں خالی نظر آئیں گی۔ اس کے بعد سٹاف کا رویہ آتا ہے۔ آج صبح کے اخبار میں ہم سب نے پڑھا ہے کہ ایک پی آئی اے کا طیارہ جس نے شاید کوئی forced landing کراچی میں کی ہے، اس کی وجہ سے کچھ پروازوں کا شیڈول درہم برہم ہوگیا تھا عینی شاہدوں کا بیان ہے کہ وہ جب ایرپورٹ پر آئے ہیں تو لاہور کی پرواز بھی وہاں موجود تھی .... اس نے تاخیر سے ضرور جانا تھا کیونکہ اسے جمبوجیٹ کی forced landing کی وجہ سے دیر تو ہونی تھی

[Lt. Gen. Retd. Saeed Qadir]

اس وقت کم از کم ایک ہزار مسافر پی آئی اے کی مختلف لاؤنجز میں موجود تھے۔ اور وہ وہاں پر کئی گھنٹوں سے انتظار کر رہے تھے کہ ان کو وقت بتایا جائے کہ جہاز نے کس وقت پرواز کرنی ہے۔ وہاں پر پینے کے پانی کا کوئی بندوبست نہیں تھا اور آپس میں جس وقت پی آئی اے اور مسافروں کی تکرار ہوئی تو پی آئی اے سٹاف والوں نے کہا کہ یہ واٹر کولرز لگے ہوئے ہیں، آپ وہاں جا کر پانی پی لیجئے۔ تو پسنجرز نے ان سے request کی کہ آئیے ہمارے ساتھ چلیئے، ہمیں واٹر کولرز چلا کر دکھا دیجئے کہ ان میں پانی موجود ہے یا وہاں گلاس موجود ہیں؟ آپ بتائیے کہ ہم پانی وہاں سے کیسے پئیں؟ 7-UP یا کوکا کولا کی بات کرنا تو خیر درکنار.... جن اسٹیشنوں پر دو یا تین گھنٹوں کی تاخیر ہو جائے تو کم از کم مسافروں کا اتنا خیال رکھا جانا چاہیئے کہ ان کے لئے پینے کے پانی کا تو بندوبست ہو جائے۔ پھر پی آئی اے کا رویہ ایسا ہو جاتا ہے جیسے وہ حاکم ہیں اور باقی ہم سب غلام ہیں۔

اس پر بحث کرنے کا اصل مقصد یہ ہے کہ ہم لوگ جو پی آئی اے میں سفر کرتے ہیں ہم سب غلام ہیں، اور باقی سب حاکم وہاں پر موجود ہیں۔ پی آئی اے سٹاف جو ہوتا ہے وہ حاکم ہوتا ہے۔ اگر آپ کو یقین نہیں آتا تو کسی دن میرے ساتھ چلیئے ہم اپنے منہ پر نقاب پہن کر وہاں جائیں گے کیونکہ آپ اور میں جب وہاں جاتے ہیں تو ہمیں سب پہچانتے ہیں... اور مجھے ذاتی طور پر کوئی تکلیف نہیں ہے۔ میں اس ہاؤس میں کہہ رہا ہوں کہ پی آئی اے مجھے جو عزت اور پوزیشن دیتی ہے، وہ بہت زیادہ ہے اس سے مجھے کسی قسم کی کوئی شکایت نہیں ہے۔ لیکن مجھے ذاتی فائدہ تو نہیں چاہیئے میں تو چاہتا ہوں کہ جو عام پبلک ہے، اس کو فائدہ ملنا چاہیئے۔

یہ جو ایڈجرنمنٹ موشن پیش کی گئی ہے، اس سے آپ دیکھ لیجئے کہ پی آئی اے سے لوگ کتنے تنگ ہیں .... کہ آخر تنگ آکر انہوں نے پی آئی اے کے کاؤنٹر کو توڑا ہے اور اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ ہماری پبلک اس وقت accountability کے سلسلے میں حکومت سے سخت نالاں ہے۔ کسی سے کوئی پوچھنے والا نہیں ہے کہ آپ کیا کر رہے ہیں۔ میری گزارش یہ ہے کہ اس سے پہلے کہ ہماری ایئرلائن میں تیزی سے خرابیاں بڑھتی جائیں، بہتر یہ ہوگا کہ اس چیز کا نوٹس لیا جائے اور کچھ کوشش کی جائے کہ پبلک کی شکایات کو رفع کیا جائے۔ اس کا یہ طریقہ نہیں ہے کہ مجھے یہ جواب دے دیا جائے کہ انکوائری ہو گئی ہے، اور انکوائری میں ضرور کسی کے خلاف ایکشن لیا جائے میں صرف وزیر موصوف سے یہ عرض کروں گا کہ اگر وہ پچھلے بارہ مہینے میں یا چھ مہینے میں اس سے زیادہ سال دو سال میں یہ بتا دیں کہ PIA کے سٹاف کے خلاف کسی کی شکایت ہوئی ہے اور اس کے خلاف ایکشن لیا گیا ہے تو اس ایڈجرنمنٹ موشن کو اس ہاؤس سے باہر پھینک دیا جائے۔ شکریہ!

جناب چیئرمین : جناب محمود ہارون صاحب۔

جناب محمود اے ہارون : جناب چیئرمین! یہ جو واقعہ ہوا ہے جس کے بارے میں یہ ایڈجرنمنٹ موشن پیش کی گئی ہے اس میں کچھ غلط فہمیاں اور کچھ غلط بیانیاں ہیں۔ سب سے پہلے تو یہ کہ وہ جہاز ٹوکیو سے آتا ہے اور یہاں سے پھر لندن جاتا ہے۔ وہ دو گھنٹے ۵۵ منٹ لیٹ آیا جس میں وہاں کوئی ٹیکنیکل fault ہوا تھا اس لیئے دیر سے یہاں پہنچا۔ یہاں چونکہ دیر سے پہنچا اس لیئے اس کے departure کا ٹائم جو

[Mr. Mahmood A. Haroon]

۱۰ ۔ ۱۱ بجے تھا وہ دو گھنٹے ۵۰ منٹ دیر سے یعنی دو بجے کے لیئے announce کیا گیا ۔ جب ان کو ڈیڑھ بجے بوٹ کرنے لگے تو وہی ... ٹیکنیکل فالٹ جسے چین میں صحیح کیا گیا تھا وہ پھر نظر آیا کہ ابھی ۔ صحیح نہیں ہوا ہے ۔ اس لیئے دوبارہ اس کو unload کیا گیا اور چار بجے روانگی کا ٹائم دیا گیا ۔ اس دوران مسافروں کو light refreshments دی گئیں ۔ اور فالٹ کو ٹھیک کرنے کی کوشش کی گئی ۔ لیکن چونکہ جو یہ mechanical faults ہوتے ہیں ان کے بارے میں نہیں کہا جا سکتا کہ وہ دو گھنٹے میں ٹھیک ہو جائیں گے آدھ گھنٹے میں یا ایک گھنٹے میں ۔ ہم میں سے جنہوں نے ایئرلائن سے سفر کیا ہے ان کو معلوم ہے کہ دوسری ایئرلائنز کو جب یہ حادثے پیش آتے ہیں تو ہمیں چار چار چھ چھ گھنٹے ٹھہرنا پڑتا ہے ۔ اس کے بعد PIA نے سات بجے یہ فیصلہ کیا کہ اسے دیر ہو رہی ہے تو ایئرکرافٹ کو تبدیل کر دیا جائے اور دوسرے ایئرکرافٹ کو اس کی جگہ استعمال کیا جائے ۔ اس لیئے ٹائم پھر postpone کرنا پڑا ۔ اور آخرکار وہ plane ساڑھے آٹھ بجے گیا ۔ یہ میں مانتا ہوں کہ ان وجوہات کی بنا پر وہ ٹوٹل ۹ گھنٹے ۱۷ منٹ لیٹ ہوا ۔ ایک تو وہ لیٹ آیا تھا ۔ پھر وہ ٹیکنیکل فالٹ کی وجہ سے اور لیٹ ہو گیا ۔ پھر وہ ایئرکرافٹ change کرنا پڑا ۔ جہاں تک دوسری فلائیٹ جو ۳۳۹ تھی وہ بھی delay ہو گئی لیکن جب یہ delay ہوتی ہے تو ہم مسافروں کو ایئرپورٹ سے ہوٹل نہیں لے جا سکتے کیوں کہ دو گھنٹے تو کسٹمز اور امیگریشن سے through ہونے میں صرف ہو جاتے ہیں ۔ اور پھر دو ہی گھنٹے واپس آنے کو ۔ اگر چار گھنٹے سے زائد delay کا احتمال ہو تو پھر ہم ان کو لے جا سکتے ہیں ۔ چونکہ یہ

امید تھی کہ چار گھنٹے نہیں لگیں گے اس لیئے ان کو ادہر رکھا گیا اور پھر ان کو چھ سات گھنٹے ہیں ادھر سے لے گئے ۔ جہانتک پی آئی اے کے روانگی کے اوقات کا تعلق ہے ۔ ۸۲ - ۸۱ ۱۹ء میں ہمارا ٹائم شیڈول یہ تھا ۔

1981-82	77.7%	1982-83	80%	1983-84	82.2%	
1984-85	83.1%	1985-86	84%	1986-87	83.9%	and

1987-88 Upto March 85%.

ان دنوں کچھ اور بھی دشواریاں پیدا ہوگیئں کیونکہ ۶۰ ہزار حاجیوں کو لانا اور لے جانا تھا ۔ اور ہمارے جہاز سارا وقت چل رہے تھے ۔ یہاں تک آپ کہہ سکتے ہیں It was over-utilized اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ وہ نہیں کر سکتے تھے ۔ لیکن عموماً ایک ایئر کرافٹ آٹھ دس گھنٹے سے زائد استعمال میں نہیں لایا جاتا ۔ لیکن یہ دوران حج پندرہ سولہ گھنٹے تک چلتے رہے اس لیئے ان کی چیکنگ وغیرہ میں دیر ہوتی تھی ۔ جہاں تک پی آئی اے کے عملے کا سوال ہے کہ وہ بدتمیز ہیں، میں زیادہ نہیں کہنا چاہتا لیکن ہاؤس کی کمیٹی ہے وہ کسی وقت بھی examine کر سکتی ہے ۔ اور اس ہاؤس کو رپورٹ کر سکتی ہے اور ہم accordingly action لینے کو تیار ہوں گے ۔ مجھے امید ہے کہ جناب Mover کو یہ حقیقت satisfy کرے گی اور یہ پریس نہیں کریں گے ۔

Syed Abbas Shah : Sir, I bring it to the notice of the House, through you, Sir, that the Minister has stated that the aircrafts are over utilized. So, it is very dangerous for the passengers and for the safe carriage. So, this should be checked that the aircrafts are not over utilized.

Mr. Chairman : I think, he had also explained the achievement by over-utilizations. So, there is no point of order.

<u>جناب محمد ہاشم خان</u> : جناب چیئرمین ! مجھے بھی PIA کے خلاف شکایت

[Mr. Muhammad Hashim Khan]

کرنی تھی ۔ ابھی جو لوگ حج پر گئے ہیں، تقریباً چار پانچ flights delay ہوئی ہیں ۔ اور تقریباً چار ہزار ایسے عازمین حج ہیں جو کہ جدہ ایئرپورٹ پہ پھنسے ہوئے ہیں ۔ یہاں تک کہ جب ہم ان سے ملے تو ان کے پاس کھانے پینے اور دیگر چیزوں کے لیئے پیسے نہیں تھے ۔ جو پاکستانی سعودی عرب میں کام کرتے ہیں انہوں نے ان کے لیئے چندہ اکٹھا کیا اور ان کو کھانے پینے کی چیزیں فراہم کیں ۔ یہ میرے ذاتی مشاہدات ہیں ۔ میں خود وہاں گیا تھا ۔ ہماری فلائیٹ بھی تقریباً ۱۲ گھنٹے delay ہوئی تھی یہ چودہ تاریخ کا واقعہ ہے ۔ ہمارے ساتھ معزز وزیر مظہر ندوی صاحب ، جو دوسری فلائیٹ پہ تھے جنرل رفاقت صاحب بھی تھے ۔ ہم لوگوں نے فلائیٹ کی منسوخی کے بارے میں شکایت کی، وہ انٹرنیشنل فلائیٹ تھی ۔ ہمیں بتایا گیا کہ ہماری فلائیٹ حج فلائیٹ میں convert ہو گئی ہے اور آپ انتظار کریں ۔ یہی انتظار ہمیں بھی کرنا پڑا لیکن خدا کا شکر ہے کہ ہمیں صرف ۱۲ گھنٹے تک انتظار کرنا پڑا ۔ جب ہم جہاز پر آ گئے تو بورڈنگ کارڈز ڈبل جاری ہوئے تھے ۔ ہمیں ایک سیٹ پر بٹھایا گیا بیچ میں ایئر ہوسٹس صاحبہ آئیں کہ آپ اس سیٹ سے اٹھ جائیں ۔ دوسری پر چلے جائیں ۔ ہم نے کہا کہ آپ نے یہ کارڈ دیا تھا ۔ اس نے جواب دیا کہ sorry جی، غلطی ہو گئی ۔ ہم نے ڈبل بورڈنگ کارڈ جاری کر دیئے ہیں ، دوسری بات ان کے رویئے کے بارے میں ہے ۔ وہ تو میں بھی کہوں گا کہ ان کا رویہ ٹھیک نہیں ہے ۔ میں جنرل سعید قادر صاحب کی موشن پہ یہی کہوں گا کہ پی آئی اے کی کارگزاری اچھی نہیں ہے اس کو ذرا improve کیا جائے ۔

لفٹیننٹ جنرل (ریٹائرڈ) سعید قادر: جناب چیئرمین! میرا عرض کرنے کا مدعا یہ تھا یہ جو لڑائی جھگڑا ہوا جس پر کاؤنٹر توڑا گیا ہے ہے اس کی وجہ کیا ہوئی۔ جہاز میں تاخیر کا معاملہ تو روز مرہ کا معاملہ ہے یہ ایک دن کی بات نہیں ہے وزیر دفاع صحیح فرما رہے ہیں دنیا کی ہر ائیرلائن میں تاخیر ہو جاتی ہے۔ لیکن کیا وجہ ہے کہ ہمارے ہاں اس حد تک پہنچ جائے کہ توڑ پھوڑ کی نوبت آجائے۔ اس وقت خاص طور پر اس ایڈجرنمنٹ موشن کے لانے کا مقصد یہ ہے کہ حکومت کے خلاف کچھ لوگ ایسے ہیں جو ہر چیز کا فائدہ اٹھانا چاہتے ہیں۔ بجائے اس کے کہ پی۔آئی۔اے ایسے مواقع نہ فراہم کرے جس میں حکومت کے خلاف کوئی اور مواد جمع ہو۔ لگتا یہ ہے کہ ایسے مواقع جان بوجھ کر فراہم کیئے جا رہے ہیں۔ اگر ہر ایک آدمی اپنی dealing میں اپنے طریقہ کار میں محتاط ہوگا، تو شاید باہر جا کر لوگ تعریف ہی کریں گے۔ جہاز میں دو قسم کے فالٹ ہوتے ہیں ایک ٹیکنیکل اور ایک آپریشنل۔ ٹیکنیکل فالٹ آپ اعلان کر دیجئے کہ جہاز کا انجن خراب ہے اس میں دو گھنٹے لگیں گے اس لیئے مجبوری ہے کہ ہم کچھ نہیں کر سکتے۔ لیکن سیکریسی تو ہمارے ملک میں ایسی ہے کہ ہم مسافروں کو یہ نہیں بتانا چاہتے کہ جہاز میں کیا ہو رہا ہے۔ میں تھوڑے سے وقت میں صرف اپنا ایک مشاہدہ بیان کرنا چاہتا ہوں۔ میں جاپان سے بیجنگ کے تھرو واپس آرہا تھا۔ جب ہم نے وہاں سے ٹیک آف کیا تو جہاز میں بیٹھنے کے ساتھ ہی announcement کی گئی۔ (وہ پی آئی اے کا جہاز نہیں تھا) میری مجبوری تھی جو بھی جہاز مجھے

[Lt. Gen. Retd. Saeed Qadir]

ملا اس میں آ رہا تھا) کہ ہم ۱۵ منٹ دیر سے ٹیک آف کریں گے کیوں کہ جو ہمارا روٹ ہے اس کے اوپر اتنے جہاز پہلے جا چکے ہیں اگر ہم اس روٹ کو چھوڑ کر دوسرا روٹ لیں گے تو ڈیڑھ گھنٹہ فالتو لگے گا اس لیئے آپ ۱۵ منٹ دیر سے یہاں سے نکلنے کے لیئے انتظار کر لیں وہ بہتر ہے نہ کہ ہم ابھی ٹیک آف کر کے ڈیڑھ گھنٹے کا دوسرا روٹ اختیار کریں۔ اور اس وقت میں نے ٹائم نوٹ کیا اور یقین کیجئے کہ اس پندرہ منٹ کی تاخیر کے باوجود ہم جب اسلام آباد پہنچے تو مقررہ وقت سے پانچ منٹ پہلے ہی پہنچ گئے۔ اگر وہ دوسرا روٹ لیتا جس کی اس نے پوری تفصیل بیان کی تھی تو اس سے ہمیں ڈیڑھ گھنٹہ دیر ہوتی۔ جہاز تو ٹیک آف کر جاتا۔ جب ہم پی آئی اے میں بیٹھتے ہیں تو وہ ہمیں کہتے ہیں کہ مجبوری ہے۔ تاخیر ہو گئی ہے۔ کیا وجہ ہے؟ یہ نہیں بتاتے۔ بھئی اگر ایک بورڈنگ کارڈ مسنگ ہے یا کوئی مسافر رہ گیا ہے تو آپ بتا دیجئے۔ جو مسافر لاؤنج میں ہوتے ہیں ان کو بتا دیجئے کہ بھئی اسلام آباد میں موسم خراب ہے۔

ہم ٹیک آف نہیں کر سکتے لیکن ناممکن ہے کہ ہم یہ سیکرٹ چیز بنا دیں کہ اسلام آباد میں موسم خراب ہے۔ یہ ناممکن چیز ہے کہ وی وی آئی پی کی فلائٹ اسلام آباد میں آنی ہے اور اتفاق سے کل ہی آئی ہے، کل دی وی آئی پی فلائٹ آئی جو ایک ڈیڑھ گھنٹہ لیٹ تھی لیکن کسی کو یہ خیال نہیں آیا کہ کراچی میں بتا دیں وہاں سے چلنے سے پہلے کہ وی وی آئی پی فلائٹ نے آنا ہے۔ کیوں دیر کر رہے ہیں۔ لوگوں کو بتا دیجئے دس منٹ آپ یہاں بیٹھئے۔ میرے خیال میں ہم کافی صبر آزما لوگ ہیں۔ کوئی اعتراض نہیں ہو گا لیکن جب آپ نہ پانی پلائیں گے، نہ کوکا کولا پلائیں گے۔ اس کے بعد تو، تو گھنٹے انتظار کرائیں گے

تو یقیناً توڑ پھوڑ ہوگی ۔ اور جو سٹاف وہاں پر متعین ہوتا ہے اگر اس کو ہدایت کردی جائے کہ بھئی جس وقت لوگوں کا پارہ گرم ہوتا ہے تو مہربانی کرکے آپ اپنا پارہ ٹھنڈا رکھیں ۔ اس میں کوئی حرج نہیں ۔ پلیز یا جی یا مہربانی آپ کی ، کہنے سے کوئی فرق نہیں پڑتا ۔

میری گزارش یہ ہے اور میں اس موشن کو پریس نہیں کرتا کہ وزیر دفاع اگر پی آئی اے کو یہ احکامات جاری کردیں کہ سٹاف courteous رہے آج کل اتفاق سے حبیب بینک میں courtesy week چل رہا ہے ۔ آپ بینک میں جائیے ان کو شاید زیادہ courteous پائیں گے ۔ چیک تو آپ کا باؤنس ہو ہی جائے گا ۔ آپ بھی اگر پی آئی اے میں courtesy week کردیں تو شاید ہم لوگ اس توڑ پھوڑ سے باز رہیں حکومت کے خلاف مواد جمع نہیں ہوگا ۔ حکومت کی تعریف ہی ہوگی ، بدنامی نہیں ہوگی ۔

Mr. Chairman: Thanks. I think the motion is not pressed. If you want to discuss the affairs or performance of the PIA generally, please bring a motion under 194 but I think on an adjournment motion already whatever has been said or could be said has already been said. So, the motion is not pressed.

Next Malik Muhammad Hayat, these are four identical motions of which notice has been given by Malik Muhammad Hayat, Mr. Muhammad Mohsin Siddiqui, Mr. Muhammad Tariq Chaudhry and Mr. Javed Jabbar.

(*ii*) *Re* : ALLEGATION OF INVOLVEMENT OF PAKISTAN IN A PLOT TO ASSASSINATE THE PRIME MINISTER OF INDIA.

Malik Muhammad Hayat: I give a notice of an adjournment motion and request that the House be adjourned to discuss an urgent matter of public importance and of recent occurrence in respect of the serious accusations made by the Indian Home Minister in the Parliament against Pakistan's involvement in a plot hatched in Golden Temple to assassinate the Prime Minister of India and the Home Minister of India.

The accusations are patently false and are calculated to malign Pakistan. The Home Minister had also issued threats to Pakistan and Members of the Upper House of Indian Parliament had demanded that war be declared against Pakistan as reported in daily 'Jang' Rawalpindi, dated 4th August, 1988.

Mr. Chairman: Thank you. Next Mr. Muhammad Mohsin Siddiqui.

Mr. Muhammad Mohsin Siddiqui : Mr. Chairman Sir, I beg to move that the normal business of the House be adjourned to discuss a matter of urgent public importance and of recent occurrence *i.e.* alleged threat of Upper House of the Indian Parliament of declaring war against Pakistan, as reported in the Daily Jang, dated 4th August, 1988. The reported provocative speeches in the Indian Parliament is a matter of grave concern for the people of Pakistan. The Indian Government had also reportedly implicated Pakistan in the alleged plot hatched in Golden Temple at Amritsar to assassinate Indian Prime Minister Rajiv Ghandhi and Home Minister Boota Singh. This state of affair brought bad name to Pakistan in the comity of nations. This House may discuss this matter forthwith.

Mr. Chairman : Thank you. Mr. Muhammad Tariq Chaudhry.

جناب محمد طارق چوہدری : شکریہ جناب چیئرمین۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ میں تحریک کرتا ہوں کہ عوامی اہمیت کے حامل اس مسئلے کو فوری طور پر زیر بحث لایا جائے کہ ایک فرضی تخریب کار سے برآمد کردہ فرضی خط کا سہارا لیکر بھارتی حکومت اور پارلیمنٹ راجیو گاندھی وزیراعظم بھارت اور وزیر داخلہ کے قتل کی سازش میں، جس کا حقیقی وجود بعید از قیاس ہے۔ پاکستان کو ملوث کرکے عوام کے جذبات بھڑکانے اور پاکستان کے خلاف اعلان جنگ کرنے کے مطالبے کر رہی ہے۔ یہ صورت حال نہایت سنجیدہ اور فوری بحث کی متقاضی ہے۔ لہٰذا اس اہم مسئلے کو اس معزز ایوان میں فوری طور پر زیر بحث لایا جائے۔

جناب چیئرمین : شکریہ! جناب جاوید جبار صاحب۔

Mr. Javed Jabbar : Thank you Mr. Chairman.

I ask for leave to move that the House do now adjourn to discuss a matter of recent occurrence and of urgent public importance namely the statements made in the Indian Parliament accusing Pakistan of complicity in plans to assassinate Indian leaders. Thank you.

Mr. Chairman : Are the motions being opposed ?

Malik Naseem Ahmed Aheer : Sir, you may recall that I made a brief statement about this baseless allegation by the Indian Home Minister in the Upper and Lower House of the Indian Parliament and I think the Government of Pakistan has made its position very clear. The Foreign Office has also contradicted and I also made a brief statement. However, if the House wants to discuss this adjournment motion, I have no objection, Sir.

Mr. Chairman : The matter proposed to be discussed appears to be in order. It is now upto the House whether it would give leave to the honourable movers of the four motions to formally move their motions.

Mr. Mahmood A. Haroon : There is no objection, Sir.

Malik Naseem Ahmed Aheer : It is not being opposed.

Mr. Chairman : Right. So, the motions are admitted and you may decide when to discuss them.

Malik Naseem Ahmed Aheer : Sir, I have to take an urgent trip to Northern Areas because there is a little bit of secretarian problem which I want to attend and which I have not been able to attend so far. So, if you can postpone it till Thursday *i.e.* 11th August, 1988, I would be very much grateful.

Mr. Javed Jabbar : Sir, the next official day will be Tuesday, the 9th August, 1988. Can't the honourable Minister leave in the afternoon of the 9th for the Northern Areas because it just so happens that one of the movers at least will not be here on Thursday. So, I hope that the honourable Minister being such an understanding person will most certainly agree.

Mr. Chairman : This is why I asked in the beginning that you may fix a date.

Malik Naseem Ahmed Aheer : I would like the honourable Member to be more understanding because, Sir, as you know the problem in the Northern Areas is also very urgent. However, if the honourable Member insists I have no option but to succumb before the demand—I mean the demand of the honourable House.

Mr. Chairman : Right. Then, we will fix it for Tuesday, 9th August, 1988.

This also brings to end the half an hour for adjournment motions.

Next we take up item No. 2 on the Orders of the Day, namely Mr. Javed Jabbar to move that this House may discuss the efficacy of the anti-corruption measures undertaken by the Federal Government from time to time. Yes. Mr. Javed Jabbar.

DISCUSSION ON THE EFFICACY OF THE ANTI-CORRUPTION MEASURES UNDERTAKEN BY THE GOVERNMENT

Mr. Javed Jabbar : Thank you Mr. Chairman.

In moving a motion on the efficacy of the anti-corruption measures undertaken by the Federal Government from time to time the intention is to focus on an aspect of national life that has become a part of the permanent fabric it seems, I hope it is not permanent, but it has come to be almost acknowledged as being one of the most distinguishing characteristics of our present state of life. So much so Mr. Chairman, that one could describe anti-corruption at least in our context as the moral bacteria that has come to reside so permanently that it is only the inherited values of our religion, of our up-bringing, of our birth that prevent this bacteria perhaps from completely overtaking and overwhelming whatever residual positive faculties are still left to us.

Mr. Chairman : I think a virus disease is more intractable.

Mr. Javed Jabbar : Yes, Mr. Chairman, it is intractable but in our case the moral bacteria of corruption has assumed, as I said at the outset, a very strange kind of existence. It exists and yet it is held in check barely held in check by the thousands of years of history of human knowledge and of our own religion which perhaps gives us that remaining strength to continue breathing and living in an environment in which corruption is so rampant and rife but that Mr. Chairman, is a general framework. I do not wish to simply establish a moral framework and let the responsibility and accountability for which this motion has been motivated evade discussion today. I think in our context of Pakistan corruption has a very narrow and specific identification. We could say that corruption in this motion relates to bribe giving and bribe taking, and more specifically in terms of activities in it relates to smuggling, blackmarketing, hoarding and any other form of financial transactions that occur every day whether at a senior level where contracts worth millions of rupees are decided upon or where financial transactions between citizens and any official agency or institution are concerned. But for the purpose of today's motion I would like to begin by identifying the fact that in the federal government of Pakistan there is the Ministry of Interior which is supposed to be responsible for anti-corruption and one would like to wonder whether the Ministry of Interior is the most suitable Ministry in view of the changed circumstances in which our country survives because it seems that the Federal Ministry of the Interior has a very large set of functions and responsibilities to lookafter and so deep and wide is the practice of corruption in those areas that I have just defined that you might wish to consider creating a new Ministry for the control of corruption which I am sure would be very well occupied considering the very diverse areas in which corruption exists and at the numerous levels at which it thrives. But at the risk of adding to the non-development expenditure the House might wish to consider the creation of yet another new federal institution but Mr. Chairman, in the Federal Ministry of the Interior itself and one looks at the structure one finds that the Federal Investigation Agency has again been given virtually open ended authority to look into instances of corruption that are either brought to its notice or of which it has itself taken notice of. And the structure of this Federal Information Agency remains a matter of mystery because for some strange reasons the FIA to date has never published a report that has been made available to members of Parliament or made available to the people of this country so that we may be informed as to how the FIA has conducted itself, what was its mandate when it was set up how many cases in each sector were identified, what were the various identifications achieved in each annual period and what was the success and failure rate of detection.

Now, as a result of this mystery we are at a loss to comment today on really the efficacy of the anti-corruption measures taken from time to time by the Federal Government one can only go by newspaper reports and newspaper reports need not necessarily be comprehensive or even indeed accurate because sometimes newspaper reports can also reflect the astute and well managed art of public relations. For instance I am most impressed by the ability of some of our official agencies to supply the press with regular photographs and short press items about how many kilograms of heroin or how many precious bottles of liquor have been found in some innocent bush, in some creek of this country's shores and yet one is conscious that while these pictures appear from time to time in the press hundred of crores of worth of textiles, electronics and toiletries, any item that you may wish to order from Harids in London or a market in Dubai, you are able to get in the market of Karachi within 72 hours and of course no news item

or photograph released by any public relations department can adequately convey the omission or the failure of the anti-corruption system at work in our country.

So, specifically about the Federal Investigation Agency as a result of this debate in the House I hope that my honourable colleagues will use their weight to pursuade the Federal Ministry of the Interior to institute a practice by which firstly this annual report—and Mr. Chairman, in fact I have a reservation about annual reports because the gravity of the situaion requires perhaps more frequent monitoring and a quarterly system of reporting may be more useful where the Senate Standing Committee on the Interior should be given access to the work of the FIA and not necessarily from a critical view point alone if the FIA wishes to tell us about what problems it faces in becoming more effective. Perhaps the House may be able to assist through the knowledge and the work of the committee. But as a first step the Senate Standing Committee should be taken into confidence and as a second step the report of the FIA should be made available, laid on the Table of this House so that it can be examined threadbare.

While being critical Mr. Chairman, I will concede that some useful work is also being done in the area of anti-corruption for instance those seizures of contraband items from time to time at least have some kind of deterrent effect, a kind of psychological deterrent effect to any would be blackmarketers or smugglers and certainly the Customs at the airports seem to be most attentive in identifying hundreds of innocent citizens who try to evade their harsh eye when they bring home various little harmless pieces of shopping but perhaps in the area of income tax where corruption has become part of the code of operating procedure, there is a need to improve public scrutiny of the work of the Income Tax Department. And in this respect the attempts by the present Minister of Finance to innovate in the concept of the tax structure to make it more elastic and to make it more accurately reflective of the taxable base in this country are commendable but nevertheless the bulk of the income tax department evades scrutiny. It has just become a matter of humour now that in various television programmes or radio programmes you see instances of figures of fun being created out of customs officials or police officials; but I suggest to you that the loss to the country by this acceptance into a code of humour is not at least in my view a positive sign. The anti-corruption mechanism itself perhaps has become partly corrupt because the main areas where bribes are given or taken are considerable. For instance they begin with Defence contracts, half of our annual budget, as we know, is spent on Defence and when one talks to various private businessmen who happened to have the good fortune of dealing in this sector they have nightmare stories to tell of the kind of hurdles and obstacles that they have to circumvent in order to secure what they think is only a fair contract and it is useful to refer to the experience of the United States of America where one is supposed to have a system of totally open accountability. It shows that even in one of the world's most advanced democracies the. Pentagon is still infested with defence corruption in the award of contracts year to year. So, if we go by the experience of a country where the system is much more open, there is no room for complacence in Pakistan. Defence is always treated as a kind of holy or sacred cow that cannot be debated in Parliament or it cannot be questioned but I think that the country is loosing a great deal of money and that this acceptance of malpractice is dangerous for the future of this country. The same can be said Mr. Chairman, for civil contracts, whether it relates to construction of roads, bridges, structures where the present Minister for Finance is on record in his previous capacity as having admitted that as much as rupees 40 billion is siphoned off by corrupt means alone. Also the civil procedures that we have the various

[Mr. Javed Jabbar]

mechanisms by which the innocent citizen has to obtain a document from an office has to get a signature from an official at each of those steps also it has now become an article of faith for the corruption to start with the person who sits outside the official's door. So, if you look even at the judiciary, it is well known that the lower elements of the judiciary particularly at the magisterial level have now come to rely on a system in which the lawyers depend on touts and where cases are often decided on monetary considerations.

Now, this is obviously not a very happy state of affairs and most recently and I do not wish to emphasize it because we should not weaken the political process but corruption has also been raised as one of the justifications for dissolving Parliament or dissolving the National Assembly. One discouragement to corruption perhaps has been the introduction of the office of Ombusdsman which even though...........

(Aazan-i-Maghrib)

Mr. Chairman : The House is adjourned to meet again at quarter to eight.

[The House adjourned for Maghrib Prayers to meet again at 7.45 p.m.]

[The House re-assembled after interval with Mr. Chairman (Mr. Ghulam Ishaq Khan) in the Chair].

"After Maghrib Prayers"

Mr. Chairman : Before we adjourned Mr. Javed Jabbar had the floor. Would you like to continue Mr. Jabbar ?

Mr. Javed Jabbar : Yes, Mr. Chairman, thank you. Mr. Chairman, immediately after finishing my comments before the break I got the impression from a couple of comments made by my colleagues that in describing the extent of corruption, the impression may have been conveyed that virtually whole scale and whole-sale all segments and sectors of society—professional and non-professional are all of them corrupt and I would like to clarify that this in my view is not so, particularly in the judiciary because the judiciary is an institution that I would like to respect and I do respect. but there are certain aspects of the judiciary and particularly, as I mentioned, the lower tiers of the judiciary at the magisterial level where the bulk of litigation occurs, where there are great signs of lack of appropriate facilities, where the back log of cases is so high, so large that it itself leads to instances of corruption. But the majority of people in the judiciary, I would still say people particularly on the legal side who represent the citizens of Pakistan have set an exemplary standard of conduct particularly in the defence of human rights in Pakistan. So that one must be quite clear that when one talks about the prevalence of corruption in some aspects of the legal process, one is only talking about a minority but unfortunately as in other sectors all it takes is a small minority to pollute the entire sector because the visibility and the sense of prevalence can be infected and initiated by just a handful, just as a lake can be polluted by one dead fish, a large nation of a hundred million people can be corrupted by as few as five hundred corrupt officials or five

hundred corrupt private citizens who are occupying key positions. When one says this, one is not wishing for an Utopia or a kind of paradise where corruption will be eliminated for ever, that is not possible. The very nature of the human-being is such that both good and evil exist in each of us and it will not be possible at any time in human history to eliminate corruption altogether. We can only work towards reducing the degree, the intensity and the variety of corruption and that is the focus of this motion.

Mr. Chairman, I am concerned at the lack of coordination between the Federal Government and the four Provincial Governments in the matter of enforcing anti-corruption measures. The structure of the Federal Ministry of the Interior as we have seen relies on the FIA and to the best of my knowledge there is no adequate provision for the Government to play a regular coordinating role. As the volume of work has increased with the complexity of the modern age, we find that most of the present Ministries of the Federal Government are not equipped either in terms of manpower or by their training to deal with the variety and what one could say the sheer numerousness of the subject items in each category. Take an example of the Ministry of Health where one finds that in a country which is so badly in need of medical facilities leading to the large scale manufacture of spurious drugs, you don't have an adequate number of drug inspectors or drug controllers, for months on end, posts are not filled. You take a provincial department of education and in Sindh, for example, at a time when education is acknowledged to be in a state of crisis senior positions in the department of education have been left blank. Similarly, in the field of anti-corruption I do not think that the Federal Ministry has adequate staff or resources to deal with the volume and scale of the subject and also I do not think that the four Provincial Government have a corresponding set up but what is more important is the degree of coordination. For instance, it would be interesting to note whether the present Federal Minister of the Interior has had the time to supervise or preside over a conference which has reviewed the efficacy of anti-corruption measures. One realizes that so many priorities must be addressing themselves to the Minister's attention but perhaps he will concede the need for a senior officer in the Ministry to be further supplemented in his efforts and for the Minister himself to hopefully take note of the state of coordination with the four Provincial Governments.

This brings to mind the creation of the Federal Anti-Corruption Committee, one other questionable legacy from the previous Parliament because this legacy we were again not enlightened with as to what happened to that Committee, what was made of this Committee. The press was the only means by which we discovered it in occasional sessions of the National Assembly but as to the production of a comprehensive report in three years, to the best of my knowledge, such a report does not exist. Even though from time to time, it was said that some major cases of corruption had been identified but as it often happens one or two stray officials are picked up and either suspended arbitrarily or they are kept in some kind of unending agony as happened in a case involving export quotas where to the best of my knowledge again two entirely innocent officials were made the victims of what was basically a political decision. to award contracts for exports on a political patronage basis. So, the work of the Federal Anti-Corruption Committee would have been most useful in showing us examples of how if at all you can separate political patronage corruption from normal administrative corruption and since Parliament still exists in Pakistan, I hope, that the Chairman of that Committee will make available to us either officially or privately by sending us copies of whatever data and documentation that was acquired by

[Mr. Javed Jabbar]

that Committee otherwise I would suggest that again the Senate Standing Committee on the Interior should constitute a special sub-committee to continue the work initiated by the National Assembly so that there is no interruption in that process and until the new National Assembly is elected in November, this process continues and the people are convinced that at a Federal Parliamentary level there is still the self-consciousness about the need to enforce anti-corruption measures.

In this respect it is necessary to acknowledge the good work done by the Public Accounts Committee of the National Assembly because on going through the reports even though the ostensible purpose was to audit or to re-audit the audited accounts of the public sector corporations and the numerous Federal Ministries and organizations. A large number of very relevant instances of inefficiency which leading to corruption or tantamount to corruption were identified and I think it is one of the most positive contributions from the previous National Assembly to the life-long search for an effective way to tackle corruption. And therefore, it would be useful for our Standing Committee to take note of the various volumes produced by that organization.

Sir, what then is the way in which we think we can effectively tackle corruption, I think, that the first tangible step can begin at the very top. As the President made an announcement that the publication of his own assets would set an example I think, that we in Parliament should lose no time in following suit and that therefore, if a motion has to be moved to this effect, or if as usual the front benches want to set an example or what needs to be done we would welcome the moving of a motion or a resolution by which all members of parliament should publish their assets as of a given date and that this publication should be a recurring feature each year and not just on the taking of the oath of office because we cannot pass the buck; we cannot blame people in uniform such as the police force for being corrupt; we cannot say only the customs or the income tax people have to set an example or even the Ministry of Interior. I think, we in Parliament who are charged with making the law have a duty to first set that example by becoming accountable, and perhaps the people might be willing to forgive our past sins or at least may past sins. I cannot speak for other people. But so common is the practice of evading a few taxes here and there, of trying to find a loop-hole there and now this is a universal practice, you try to beat the system and I am sure, the public of Pakistan, large-hearted as it is, is going to be ready to forgive and forget provided that we pledge that from here onward we shall not violate their trust and that once we publish our assets we make this a regular feature of public life and having done that, Mr. Chairman, I would think that this House should reflect upon measures by which the Federal Ministry of the Interior and the four Provincial Governments can make some report to this House in 1988 preferably during this sitting or during this session of the Senate as to what is the updated position on the efficacy of all the anti-corruption measure undertaken from time to time. Thank you.

Mr. Chairman: Thank you. Mr. Shad Muhammad Khan.

جناب شاد محمد خان: جناب والا! میں جاوید جبار صاحب کی تائید
کرتا ہوں۔ جناب والا! سابقہ حکومت کے پانچ نکاتی پروگرام کا حصہ بھی

رہا کہ رشوت ستانی کو ختم کیا جائے گا۔ صدر مملکت نے بھی اپنی تقریر میں یہ کہا کہ رشوت ستانی کا دور ہے لہٰذا میں اس فلور پر یہ عرض کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ وہ کمیٹی جو جنرل مجید کی زیر قیادت تشکیل پائی تھی اور بڑے بلند بانگ دعویٰ کیا کرتی تھی کہ فلاں جگہ بڑی مچھلی پکڑی گئی چھوٹی مچھلی پکڑی گئی ۔ آج تک اس کے نتائج ہمارے سامنے نہیں آئے اگر واقعتاً اس کے درپردہ کوئی چیز ہے تو اس چیز کو سامنے لایا جائے تاکہ حقائق سے پردہ اٹھے کہ کس حد تک اس میں کامیابی ہوئی ہے اور کون کون لوگ رشوت ستانی میں ملوث تھے تاکہ ان کا انسداد کیا جائے ۔

حضور والا ! دوسرا اقدام یہ تھا کہ ضلع لیول پر ، میں خاص طور پر مانسہرہ کا ذکر کروں گا کہ سابقہ حکومت نے ایک Vigilance Committee قائم کی ہوئی تھی ، اور کچھ کام ہو رہا تھا ، لوگ درخواستیں دے رہے تھے ، کچھ باز پرس ہو رہی تھی ، یہاں تک بات بڑھ گئی تھی کہ لوگ درخواستیں دے کر یونین کونسل کے ممبران کی ، ڈسٹرکٹ کونسل کے ممبران کی ، صوبائی اسمبلیوں کے ممبران کی اور نیشنل اسمبلی کے ممبران تک کی باز پرس کر رہے تھے ، احتساب کے لیئے درخواستیں ان کے خلاف دے رہے تھے کہ فنڈز کا ضیاع ہوا ہے ۔ لہٰذا میں وزیر داخلہ صاحب سے یہ عرض کروں گا کہ جب نیشنل اسمبلی اور صوبائی اسمبلیاں ختم ہو گئی ہیں تو کیا اس Vigilance Committee کا قیام ضروری ہے ، یا ان کا وجود ہے یا نہیں ہے ۔ کیا آپ سینیٹرز سے اس بات کے لئے استفادہ کرنے کیلئے تیار ہیں کہ

[Mr. Shad Muhammad Khan]

سینیٹرز وہاں ایڈمنسٹریشن کے ساتھ ہیں جس میں ڈپٹی کمشنر ممبر ہے ایف آئی اے کا ایک ڈی ایس پی ہو، یا انٹی کرپشن کا ڈی ایس پی ہو تاکہ آفیسرز میں کم از کم یہ تو احساس ہو کہ وہ کھلم کھلا رشوت نہ لے سکیں اگر یہ بات قابل قبول ہو اور اس Vigilance Committee کو قابل عمل بنایا جائے تو انشاءاللہ اس میں پیش رفت ہوگی اور یہ مرض جو ہے، یہ ناسور جو ہے یہ انشاءاللہ دھیرے دھیرے ختم ہو جائیگا۔ شکریہ!

<u>جناب چیئرمین</u> : شکریہ! قاضی عبداللطیف صاحب،

<u>قاضی عبداللطیف</u> : میں جناب جاوید جبار صاحب کی اس تحریک کی حمایت کرتا ہوں اور اس کے ساتھ ساتھ میں تھوڑی سی ترمیم پیش کرتا ہوں کہ "وقتاً فوقتاً" بدعنوانی کے انسداد کے لیئے کیئے گئے "اقدامات" کے بعد یہ الفاظ ہوں۔

"تفصیلات اور اس کے نتائج سے ایوان کو آگاہ کیا جائے تاکہ یہ ایوان اس پر بحث کرے"۔ یہ الفاظ اس میں بڑھائے جائیں۔

<u>جناب چیئرمین</u> : قاضی صاحب یہ ریزولیوشن نہیں ہے، یہ عام بحث کے لیئے تحریک ہے۔ یہ آپ کی تجویز ہے تو یہ ضرور ریکارڈ پر آجائے گی۔

<u>قاضی عبداللطیف</u> : اس تجویز میں، میں یہ الفاظ بڑھانا چاہتا ہوں۔

<u>جناب چیئرمین</u> : یہ تجویز بھی نہیں ہے، وہ صرف یہ چاہتے ہیں کہ

یہ جوانٹی کرپشن کا ادارہ ہے یا efficacy of anti-corruption measures جو اقدامات کرتے ہیں ان کا مؤثر ہونا یا غیر مؤثر ہونا، کہاں تک یہ درست ہے۔

قاضی عبداللطیف: یہی تو میں کہہ رہا ہوں کہ میں اس کو ذرا وسعت دینا چاہتا ہوں۔ یہاں تک جو انہوں نے لکھا کہ "وقتاً فوقتاً" بدعنوانی کے لیئے انسداد کیئے گئے" اور یہ بد عنوانی کا لفظ کیا تمام محکموں کے لیئے ہے؟ میں یہی چاہتا ہوں کہ تمام محکموں کے اندر جو بد عنوانی کے انسداد کے لیئے اقدامات کئے گئے ہیں اگر اس کی تفصیل ہمارے سامنے آجائے گی تو اس پر بحث کرنا ہمارے لیئے آسان ہو گا۔

جناب چیئرمین: جنرل سعید قادر صاحب،

Mr. Chairman : Lt. Gen. (Retd.) Saeed Qadir.

Lt. Gen. (Retd.) Saeed Qadir : Mr. Chairman, while supporting the motion from Mr. Javed Jabbar to assess the efficacy of the anti-corruption system, I would like to put across to this House that every Government tries its very best to devise ways and means to reduce or contain corruption. Any Minister of Interior and the Head of the Government would desire that the good name of any government should carry with it or should be synonymous to the fact that it is a clean government. While we are talking about corruption it appears that every thing seems to centre around as to what the Government is doing, not that the Government should not be taken to task or the Government should not be brought to book but it appears that we forget the environment in which we live. I do not mean the environment outside Pakistan but the environment in which we are brought up, the history which we have carried with us for centuries. It is surprising how many of us forget what Akber the Great tried and what the leaders of today are trying. Do I have to repeat the two well known versions of corruption in the days of Akber. The first one was that a gentleman who was known to be corrupt in his court had to be got rid of. Taking the advice, or shall we say the advice of Majlis-e-Shoora, Akber Badshah decided to put him on counting of the waves and we know the result of that. Surely all of us who are well informed know exactly what happened when the gentleman was put on counting of the waves.

The second most famous story which we all should know and I must remind you even at the cost of boring you is the canal in which milk was supposed to flow and that would bring me later on to the question of milk being served

[Lt. Gen. Retd. Saeed Qadir]

in this country when we talk about corruption. Akber Badshah desired that he wanted a canal of milk in his palatial garden. They said no problem your Majesty the Emperor, all you have to do is to tell the milk-men to pour one bucket of milk in the canal which will be dug tonight and tomorrow morning you will have a canal flowing. Akber Badshah wisely ordered the digging of the canal and everybody who owned a buffalo or a cow was ordered that one bucket of milk should be poured into the canal. Next morning instead of a milk canal there was a water canal flowing.

Now, the reason for reminding you of this history which is there is to say that over the centuries corruption at the grass roots level has been in existence and not in Government circles alone. The milkman has never forgiven anybody who has bought milk from him. The goldsmith has never for given even his father. He cheats in that. The vegetable man always sprinkles enough water on the vegetables to cheat you and me out of the weight. The weights and measures in this country—99% are all wrong and underweight. I have suffered from it many a time, when I have bought these things which I care for personally like *pistas*'. Once I bought a kilo of pista and when I brought it home and gave it to my wife, she said this is not a kilo, this only half a kilo. I said it cannot be true and sure enough when I weighted, it was only half a kilo.

So, the question is what the poor Minister for Interior is supposed to do—start chasing the shopkeepers which they are doing these days. You will read in the newspapers and in the press that they (shopkeepers) blow it out of proportion. The shopkeepers in the last two weeks have been visited by our common friend *i. e.* . the police and the administrative authorities and told to reduce the prices and what has happened? They (shopkeepers) have put the shutters down saying that they are 'being harassed', but the poor customer is not being harassed. You go and buy any thing in the bazar and next day the price goes up. You have been cheated out of it. Nobody in the House has got up in all these years to say that the shopkeeper is harrassing every citizen. We mainly hear that the policeman is harassing every citizen, the DC or the administrative machinery is harassing the citizen, every Minister of Interior is inefficient or in-competent because he has not been able to reduce corruption. But the citizens of Pakistan are angels. You and I all have been cheated. We have been cheated every day but not one voice is raised against those who are cheating us. Yet the Government is whipped day in and day out. Please do not get me wrong. I will come to the whipping of the Government also very soon but that is not the issue. The reason why I have got up to speak is to say that are we treating the subject of corruption totally out of proportion? Are we not looking at the wrong end of the stick? Is it not time that some Government should look at it from the correct end and see what can be done ?

This brings us back to the basic essentials that what do you teach in the schools. If your education is correct at the right levels every thing will be all right. If a child is told not to cheat in the examination, in the class room you will develop an honest child but I would like to know how many of us are not adopting the techniques where marks are being scored today in schools and colleges, which cannot be dreamt of. I think in all the legislative Houses which have been elected you will have very very bright students. In all the ministerial jobs or in other appointments you will have extremely bright students. If you compare the marks of these students and the marks which are being declared in the universities, colleges and schools today we would be put to shame because we could not even

have dreamt of scoring those marks. Where is the problem of corruption? Which agency are you going to appoint to look into this issue of corruption and how they are going to put it right? Where do we start? I am at a loss to advise this House and to the front benches but I think it is time that this nation should take a stock and as we say in Urdu.

"اپنے گریبان میں منہ ڈال کر دیکھیں کہ ہمارے گھروں میں کیا ہو رہا ہے، ہمارے محلوں میں کیا ہو رہا ہے، ہمارے شہروں میں کیا ہو رہا ہے۔ اس کے بعد آپ آیئے اور حکومت کے اوپر چابک چلایئے۔"

I would like to submit that there should be a House Committee which should look into the inherent problems of corruption instead of selecting one particular department be it Customs, Income Tax, Police or any other department. We can go on changing those departments but you will not get the end result. I would submit that a House Committee should be appointed which should look into the rationale of what our problems are? True, many other committees have been appointed. We have had in the past but we have not applied our minds sincerely to finding an answer which is of course, as I said earlier, get down to the root causes of education. So, if this committee can make certain recommendations which can we then put to the Government, which presently is faced with the problem of redrafting the policy on education perhaps even get a step forward. While this may be the long term measure with regard to finding solutions for corruption the short term cannot be over looked which means that the Government of the day must carry the responsibility of trying to eradicate corruption as far as possible and the front benches carry full responsibility.

Now, here is the thing which any government can do. Over regulation will directly involve over corruption. Every rule you make people will find ways and means to get around it but when they find ways and means to get around it the palm has to be greased more heavily. I have no hesitation in saying that the budget which has been introduced only a month ago by our Finance Minister who happens to be here whatever measures he has taken for deregulation which are very commendable. The other measures which have introduced regulation have increased the price of corruption within the month. It has to be. When you take out an Excise Inspector who is sitting inside and you put him outside the gate by self clearance you have removed the problem from inside the gate but now he comes and sits outside, so he says my price is double. It is not much of magic you require to assess these things, the point is why do you ask somebody to go to somewhere to get a clearance. You must trust the people that how much dishonest they may be, if you trust the people they will come forth some day to start rectifying their wrongs and the pressure from the nation will dwell.

As I said earlier about weights and measures. Now every day we are being cheated. There is department of industries, whether it is Federal or Provincial, is not material, which is supposed to look into the weights and measures in this country. How many times have we heard that this department has been actively going and seeing at least in their known places and you take some action to prevent that cheating from day to day which is affecting the morale of the citizens. The other departments likewise in this government wherever you can reduce regulation

[Lt. Gen. Retd. Saeed Qadir]

you will find that corruption will automatically go down. I can list out a host of things where you will find that in each department if you simply look at those things which can be removed from the list of regulation corruption can be reduced by at least half overnight.

The other aspect of corruption is visible ostentatious living. We all see it, we all look at it and we all go and enjoin it, whether it is a party in the hotels, whether it is a private party in the houses, whether there is a large scale house is built on the Margalla Avenue or some small sector F-11/F-12 of Islamabad we are not prepared to look into how these large scale ostentatious living is being allowed to exist. In each department of the Government of Pakistan a large number of people travel in and out of this country continuously. You would be amazed if you ask for the list of junior officials who are travelling abroad on holidays. These days everybody has got a mother, uncle, aunt, brother, sister to claim that they have got a little outside and we have a free living but even free living which means getting there and back costs something and a person who is drawing two thousand rupees or three thousand or four thousand rupees per month cannot possibly spend a month or two outside this country without incurring expenditure which is far beyond the pocket which he has. But yet there is no system whereby you can find out how many government servants are visiting abroad and what expenses they are incurring. On the other hand income tax assessee is required to fill whether he has been outside or not and if he has been outside then he is harassed by the income tax officer as to how did you incur all this expenditure. But the government servant who is below the ceiling of fifty thousand rupees, who does not submit an income tax return gets away scot free yet all those people who are living beyond their means are in the pay scale of may be grade 15, 16 and 17 who don't come into this category. So, I can go on endlessly narrating to you as to what are the means and methods adopted and what the Government is doing to overlook or side track these issues, whether they have the time or they do not have the time, the Minister of Interior or any other Minister or Ministry concerned, they are busy with so many of the routine things and the major issues at the Government level that they don't really have the time to go into the details of how to settle this matter and for that reason, I would, therefore, recommend that as they cannot do it at their level it is better to appoint a special cell who should have nothing to do with going and making investigation in the manner that they start accumulating wealth on their own but they only devise ways and means and to what checks and system should be had in our establishments in our organizations which can then be used by the existing agencies to give information to the Government on what we call ostentatious living and the Government cannot possibly take care of a hundred million people with the limited means that they have. Therefore a selected number of people can only be selected for the time being made a subject of investigation and those people if made an example, I think, corruption can be brought to a control. There is no way of eradicating or totally eliminating it but certainly it can be reduced.

With these few suggestions I hope that our Ministries concerned would take note of them and find ways and means to tackle the problem at the national level and try to get this nation out of the brose of corruption in which we have got bogged down so badly. Thank you Mr. Chairman.

Mr. Chairman: Thank you very much. Mr. Hussain Bakhsh Bangulzai.

میر حسین بخش بنگلزئی : بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔

جناب چیئرمین ! میں اس قرارداد پر اپنی گزارشات ان الفاظ کے ساتھ شروع کروں گا ۔ فارسی کا ایک شعر ہے جناب!

خشت اول چوں نہد معمار کج
تا ثریا مے رود دیوار کج

ہمیں بحیثیت قوم کے سب سے پہلے تو یہ سوچنا چاہیئے کہ نسل نو کی ذہنی تعمیر ہم کن بنیادوں پر کر رہے ہیں ۔ جہاں تک نسل نو کی ذہنی تعمیر کا تعلق ہے ۔ بحیثیت قوم کے ہم وہی بنیادی غلطی کر رہے ہیں۔ میں اس بات کو تحسین کی نگاہ سے دیکھتا ہوں جو میرے محترم ساتھی سینیٹر سعید قادر صاحب نے فرمایا کہ سب سے پہلے آپ سکول کے بچوں کا نتیجہ دیکھ لیں ۔ سوال یہ ہے کہ ہم پاکستانی بحیثیت قوم کے اس بات کا اجتماعی طور پر جب تک فیصلہ نہیں کرتے کہ ہم نے آنے والی نسل کو، اس کی ذہنی تعمیر کو ان بنیادوں پر استوار کرنا ہے کہ یہ ایک عظیم مملکت کے رہنے والے ایماندار مسلمان شہری بنیں اور اسلام کی تمام اقدار کے ضامن اور حامی ہوں۔ چونکہ ہم نے بنیادی طور پر اس نکتے کی طرف بحیثیت قوم توجہ نہیں دی ہے لہٰذا میں ذاتی طور پر جناب اس تلخ تجربے کا شاہد ہوں کہ بہت سے نوجوان جو کہ مختلف یونیورسیٹوں اور کالجوں میں مختلف سٹوڈنٹس یونینوں کی نمائندگی کرتے ہوئے جلسوں میں جب بڑی شعلہ بیانی کے ساتھ تقریریں کرتے تھے تو اس وقت ہم سمجھتے تھے کہ واقعی آنے والی نسل کی کیا اچھی تعمیر ہو گی ۔ آنے والے دن کتنے خوشگوار گزریں گے ۔ لیکن

[Mir Hussain Bakhsh Bengulzai]

مجھے یہ انتہائی افسوس کے ساتھ کہنا پڑ رہا ہے کہ جب میں ان لوگوں کو حکومت کے اونچے ایوانوں میں policy makers کی حیثیت سے انتظامیہ کے سربراہ کی حیثیت سے آج دیکھتا ہوں تو سوائے اس کے کہ میں خون کے آنسو بہاؤں کوئی دوسرا راستہ میرے لیئے نہیں ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ جب تک وہ political slogan کے ساتھ ملک میں سیاست کر رہے تھے اس وقت تک ہر چیز ٹھیک ٹھاک تھی لیکن جب انہوں نے انتظام سنبھالا اور وہی اختیارات ان کے اپنے ہاتھ لگے تو مجھے یہ کہنے میں کوئی باک نہیں کہ ان سے بدتر آمر ملک میں کوئی دوسرا پیدا ہی نہیں ہوا۔

بہرحال جہاں تک اس قرارداد کا تعلق ہے میں اس سلسلے میں دو تجاویز جناب والا! پیش کروں گا۔ بنیادی طور پر اس ایوان کی ایک کمیٹی ضرور بننی چاہیئے جو ان اقدامات کا جائزہ لے اور بڑے گہرے انداز میں جائزہ لے کہ ملک میں انسداد رشوت ستانی کے لیئے جو اقدامات کیئے جا رہے ہیں وہ کس حد تک موئثر ہیں اور ان کے نتائج کیا نکل رہے ہیں۔ اب اس ملک میں اس وقت ایوان بالا کی موجودگی میں ہم سب اس موقر ایوان کے اندر تمام صوبوں کی نمائندگی کر رہے ہیں۔ لہٰذا اگر ایوان کی ایک ہاؤس کمیٹی بنا لی جائے جیسے کہ محترم دوستوں نے تجویز کیا ہے تو میں اسے تحسین کی نگاہ سے دیکھوں گا اور دوسری بات یہ ہے کہ ہم یہ سمجھتے ہیں کہ ہماری ذہنی تعمیر ان بنیادوں پر نہیں ہوئی کہ جن بنیادوں پر ہم یہ دعویٰ کر سکیں کہ ہم اپنے ملک سے کرپشن کو مکمل طور پر ختم کر سکیں گے۔ لیکن کم از کم اتنا تو کر سکتے ہیں کہ گراف نیچے

لے آئیں ۔ تیسری بات یہ ہے جناب کہ ایوان کی کمیٹی اگر تشکیل دی جائے تو اس کے ذمے یہ بنیادی کام ضرور ہونا چاہیئے، اس چیز کا جائزہ ضرور لینا چاہیئے کہ نسل نو کی ذہنی تعمیر ہمارے تعلیمی اداروں میں کن بنیادوں پر ہو رہی ہے ۔ ان الفاظ کے ساتھ میں اس قرار داد کی حمایت کرتا ہوں شکریہ !

جناب چیئرمین ۔ شکریہ ! جناب نسیم آہیر صاحب ۔

ملک نسیم احمد آہیر ۔ شکریہ ! جناب چیئرمین ۔ جاوید جبار صاحب کا انتہائی ممنون ہوں کہ انہوں نے ایک اہم موضوع کی طرف اس ایوان کی توجہ دلائی اور اس پر انتہائی مدلل تقریر کی اور باقی تمام معزز اراکین کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے اس موضوع پر جو ہمارے معاشرے کے لیئے ایک بہت بڑا مسئلہ بنا ہوا ہے، اپنی مثبت تجاویز دیں اور اپنے خیالات کا اظہار کیا ۔ لیکن جناب والا ! بات یہ ہے کہ ہم ایک ایسی سوسائٹی میں رہ رہے ہیں اور ایک ایسے ماحول میں ہمارا گزر ہو رہا ہے جس سے ہم اپنے آپ کو الگ تھلگ نہیں رکھ سکتے ۔ جب سے یہ Communication explosion ہوا ہے دنیا تنگ ہو کر بہت چھوٹی رہ گئی ہے ۔ اور اس کے اندر جو باقی ممالک کلچر کے Influences تھے کے انداز سے ہم اپنے آپ کو علیحدہ نہیں رکھ سکے ۔ وڈیو ، ٹی وی ، اور ریڈیو کی لہروں نے کسی بھی ملک کی سرحدیں بالکل بے معنی بنا کر رکھ دی ہیں ۔ اب آپ کے بیڈروم تک تو غیر ملکی میڈیا کی رسائی ہو سکتی ہے ۔ اور یہ بات لازمی ہے کہ ہماری نسل پر ہماری سوسائٹی پر ان چیزوں کا لازمی اثر

[Malik Nasim Ahmed Aheer]

پڑے گا - بطور پاکستانی مسلمان اور ایشیئنز کے، جس خطے سے ہم تعلق رکھتے ہیں ہمارا اپنا کوئی ویلیو سسٹم تھا - ہماری اپنی کچھ اقدار تھیں - ہمارا کچھ اپنا اخلاق تھا - بیسویں صدی کا یہ جو آخری حصہ ہے - اس میں وہ تمام قدریں ٹوٹ رہی ہیں، اس میں تمام ضابطۂ اخلاق ضائع ہو رہا ہے، اور ایک نئی سوسائٹی، نئی سوچ اور نئی قدریں جنم لے رہی ہیں، ہم اس معاشرے میں ہم اپنے آپ کو adjust کرنے کی کوشش کر رہے ہیں - جب سے دنیا میں عزت اور احترام کا پیمانہ روپیہ بنا ہے اور جس کو کہنا چاہیئے All mighty dollar اس وقت سے اللہ تعالیٰ کو (نعوذ باللہ من ذالک) روپے نے دنیا میں replace کر لیا ہے - چونکہ تمام values اللہ کے خوف سے با کردار سے نہیں ناپی جا رہیں بلکہ اس حساب سے ناپی جا رہی ہیں کہ آپ کی دولت کا پیمانہ کیا ہے اس لیئے اس نے ہماری سوسائٹی کو بڑی بری طرح متاثر کیا ہے اور ہم بھی اسی دوڑ میں شامل ہو گئے ہیں -

میں جناب یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ کرپشن کے اس مسئلے کو آپ isolation میں نہیں دیکھ سکتے - اس سے پہلے جو ہمارا نظام تھا ہمارا اپنا ضابطہ اخلاق تھا ہماری جو قدریں تھیں اس کا ایک پیمانہ جو تھا، وہ تھا خوف خدا - خوف خدا جس معاشرے میں ہو اس میں برائی کے امکانات بہت حد تک خود بخود ختم ہو جاتے ہیں - چونکہ اس کے اندر سیلف کنٹرول ایسی چیز ہوتی ہے جو آپ کو غلط کام کرنے سے

روکتی ہے ۔ میں آپ کو روزے کی مثال دیتا ہوں ۔ آپ کو پیاس لگی ہوتی ہے آپ اکیلے کمرے میں ہوتے ہیں پانی آپ کے پاس موجود ہوتا ہے ہر قسم کے لوازمات موجود ہوتے ہیں ۔ لیکن خوف خدا کے تحت اس values کے تحت جس کے تحت آپ خود کو زندہ رکھے ہوئے ہوتے ہیں جس کے تحت آپ نے اپنے آپ کو اس کے تابع کیا ہوا ہوتا ہے آپ پانی کی طرف نہیں جاتے ۔ جب سے یہ خوف خدا کم ہوا ہے اور جو اپنے آپ کو تہذیب یافتہ اقوام کہتے ہیں یا جن کو ہم Civilized Nations کہتے ہیں انہوں نے ایک نیا انداز اپنے آپ کو درست رکھنے کا اختیار کیا ہے ۔ accountability یا جسے سزا و جزا کی تصور کہتے ہیں جس معاشرے سے اٹھ جائے وہ چل نہیں سکتا اس لئے انہوں نے خوف خدا کی بجائے اپنی پبلک یعنی خوف مخلوق پر اپنے نظام کو استوار کیا اور اس کا اثر آپ دیکھتے ہیں ۔ انہوں نے وہاں اپنی ہر چیز کو پریس کی جو آزادی ہے ، اظہار کی جو آزادی ہے ، ان چیزوں کو رائے عامہ کے کنٹرول میں رکھا ہوا ہے اور ایسے نظام کو انہوں نے جنم دیا ہے جس میں اس قسم کی گنجائش باقی نہیں رہتی آپ دیکھیئے کہ صدر نکسن جیسے مضبوط اور تاریخی اعتبار سے طاقتور صدر کو بھی رائے عامہ نے اتنا مجبور کر دیا کہ وہاں ٹک نہ سکے ۔

میں عرض کر رہا ہوں کہ یہی صورت حال اب آپ کے اندر ہے یہاں آپ روزہ نہیں رکھتے لیکن باہر خوف مخلوق سے آپ پانی نہیں پیتے گویا ابھی ہم اس transformation کے اندر ہیں ، ابھی اپنے نئے سسٹم کو تلاش کر رہے ہیں جس میں ہمیں اپنے آپ کو adjust

[Malik Nasim Ahmed Aheer]

کرنا ہوگا فی الحال ہمارے پاس نہ خوف خدا رہ گیا ہے اور نہ خوف مخلوق ہمیں نظر آرہا ہوتا ہے کہ معاشرے میں فلاں فلاں شخص کے پاس blackmoney ہے ۔ اس کے پاس رشوت کا سرمایہ ہے اس کے پاس سمگلنگ کا سرمایہ ہے لیکن ہمارا معاشرہ اس کو رد نہیں کرتا اس کی جو ظاہری ٹھاٹھ باٹھ ہے یا جو دولت اس کے پاس ہے اس کے پیش نظر اس کو معاشرے میں عزت دی جاتی ہے اور وہ اسی معاشرے کا حصہ ہوتا ہے جیسے جناب جاوید جبار صاحب فرما رہے تھے کہ corrective measures ..... سے ... مگر اس مسئلے کا حل میرے نزدیک اس سے نہیں نکلے گا آپ بیشک انتہائی efficient اور انتہائی قابل اور کیا کہنا چاہیئے سخت گیر وزیر داخلہ کو لے آیئے ، صدر مملکت کو لے آیئے اور مشینری قائم کر دیجئے یہ مسئلہ حل نہیں ہو گا ، یہ مسئلہ حل ہو گا سوسائٹی کی سوچ بدلنے سے آج سعید قادر صاحب نے آپ کو اکبر بادشاہ کے دو قصے سنائے تو میں نے بھی ایف آئی اے کی بلڈنگ کا افتتاح کرتے ہوئے، وہاں تمام ایف آئی اے کے حضرات موجود تھے ، ان کو ایک قصہ سنایا تھا میں نے کہا تھا کہ ایک صاحب کوئی ایک سیر دودھ روزانہ لیتے تھے اور ان کو یہ احساس ہوا کہ اس میں سے کچھ دودھ نکالا جا رہا ہے اور اس میں پانی کی ملاوٹ ہو رہی ہے کیوں کہ ان کا جو ملازم تھا وہ اپنے لیئے ایک پاؤ دودھ نکال لیتا تھا اور اس میں ایک پاؤ پانی ڈال دیتا تھا تو انہوں نے کہا کہ یہ بے ایمان ہو گیا ہے اس کی جگہ اس کے چیک کے لیئے ایک اور

کو رکھ لو جب دوسرا ملازم رکھا گیا تو اس نے کہا کہ بھائی بات یہ ہے کہ میں تو ایک پاؤ نکالتا ہوں تو دوسرے نے کہا کہ ایک پاؤ میرے لئے بھی نکالو اس میں ڈالو ایک پاؤ اور پانی، تو آدھا دودھ اور آدھا پانی ہو گیا۔ نواب صاحب کو پھر خبر ہوئی، نوابزادہ صاحب سے میری مراد صاحبزادہ صاحب نہیں ہے کہ یہ اس قسم کا دودھ پیتے بھی نہیں ہیں، انہوں نے تیسرا ملازم رکھا تو پھر یہی عمل دہرایا گیا۔ اس نے کہا کہ میرا بھی حصہ نکالو نواب صاحب نے کہا کہ اس طرح تو میں پہلے: دودھ سے بھی گیا۔ جتنے بھی ہم یہ نئے ادارے قائم کرتے جا رہے ہیں یہ خود اس کرپشن کا اس ماحول کا اس اندازِ فکر کا شکار ہوتے جا رہے ہیں میں ایف آئی اے کے کسی دفاع کے لیئے یہاں نہیں کھڑا ہوا میں نے انکو صحیح باتیں بتائیں ہیں۔ چونکہ یہ ایک قومی مسئلہ ہے اور میرا خیال ہے کہ انتہائی قومی اہمیت کا مسئلہ ہے بطور قوم کے، ہمیں ایک ایسا نظام وضع کرنا ہوگا ایسی نئی قدریں دریافت کرنی ہوں گی جن کا تعلق ہماری اپنی اقدار اور اپنے اخلاق سے ہو۔ ہم اس سے نمٹنے کے لیئے مختلف طریقے اختیار کر سکتے ہیں۔ اگر آپ چاہیں تو میں آپ کو یہاں تفصیلات دے سکتا ہوں کہ ایف آئی اے نے ۱۹۸۶ء میں ۲۷۰ کیسز کو رجسٹر کیا اور کورٹس میں بھجوایا۔ ۱۹۸۷ء میں ہم نے ۴۷۷ کیسز کو کورٹس میں بھجوایا اور ۸۸۵ انکوائریاں کیں لیکن میرے نزدیک مسئلے کا حل یہ قطعاً نہیں ہے کورٹس میں جائیے تو میں کیا عرض کروں کہ وہاں کیا ہوتا ہے اور باہر کیا ہوتا ہے عدالتوں میں کیا ہوتا ہے۔ یہ ایف آئی اے میں کیا ہوتا ہے، تھانوں میں کیا ہوتا ہے،

[Malik Nasim Ahmed Aheer]

یہ سارا سسٹم خراب ہے ۔ میں عرض کروں گا کہ جب تک آپ سسٹم کو بہتر نہ بنائیں گے جب تک آپ اس فیصلہ کرنے والے کی جو discretionary Powers ہیں ان کو واپس نہیں لے لیتے ایک سسٹم کے اندر آپ اسکو نہیں چلاتے اصلاح نہیں ہو گی ۔ مثلاً یہ داخلوں کا مرحلہ تھا منسٹر کے پاس بھی سیٹس تھیں ، چیف منسٹر کے پاس بھی سیٹیں تھیں میں اس کا کوئی کریڈٹ آپ سے کلیم کرنے کو تیار نہیں ہوں۔ میرے پاس بھی ۲۵ سیٹیں تھیں وہاں داؤد انجینئرنگ کالج کے لئے ، میرے پاس کچھ سفارشات کے لئے آئے میں کہتا ہوں سفارش جو ہے بذاب خود کرپشن کا ذریعہ ہے ، بذات خود جب آپ کسی کا حق مار رہے ہوتے ہیں تو وہ کرپشن ہے وہ میرے نزدیک اخلاقی کرپشن ہے ۔ خواہ آپ کسی طریقے سے بھی ناانصافی کر رہے ہوں میں نے کہا بھئی کیا یہ میرے پیسے سے ادارہ چل رہا ہے اگر میرا ادارہ ہے تو مجھے بتائیے ٹیکس ادا کرنے والوں کی رقم ہے ، لوگوں کا پیسہ ہے اور وزیر صاحب کو آپ نے یہ استحقاق دیا ہوا ہے کہ وہ ۲۵ آدمیوں کو وہاں نامزد کر دیں اور جو فرسٹ ڈویژن والے ہیں ، سکالرشپ ہولڈر ہیں وہ داخلہ نہ ملنے کی بناء پر خودکشی کر رہے ہیں میں نے خود اخبار میں پڑھا ، ایک ماں باپ کے اکلوتے بیٹے نے اس بنیاد پر خودکشی کر لی کہ ۷۵۱ نمبر لے کر بھی اسے انجینئرنگ کالج میں داخلہ نہیں ملا اور مجھ پر دباؤ تھا کہ میں سیکنڈ ڈویژن والوں کو بھی وہاں داخلہ دے دوں میں نے کہا کہ

یہ میرے پیسے سے نہیں چل رہا - یہ عوام کا پیسہ ہے، اس کو میرٹ پر چلنے دیجئے اور ہم نے یہ سسٹم ختم کیا اور اب اس کے اندر ایک استحکام آگیا ہے اور یہ چل رہا ہے - لیکن بطور وزیر تعلیم میں آپ کی خدمت میں عرض کرتا ہوں کہ جب بچوں کے امتحانات ختم ہو جاتے ہیں تو بچوں کے والدین کا امتحان شروع ہو جاتا ہے وہ پرچوں کے پیچھے بھاگنا شروع ہو جاتے ہیں تاکہ بچوں کے نمبر پرچوں میں اچھے آجائیں یعنی کیا کہنا چاہیئے کہ شروع سے ہی خدا کے فضل سے .... جیسے وہ بنگل زئی صاحب نے کہا کہ اس کی بنیاد ہی غلط ہے تو یہ مسئلہ کسی وزارت داخلہ کا نہیں ہے، یہ کسی وزیر کا نہیں ہے، یہ کسی حکومت کی نہیں ہے، یہ ہمارے تمام معاشرے کا ہے، اگر ہم اپنے اندر یہ خلش محسوس کرتے ہیں تو دوسروں کو ٹھیک کرنے کی بات چھوڑیئے، ہمیں چاہیئے کہ اپنے آپ کو ٹھیک کریں ہم ابتدا اپنے آپ سے کریں -

جہاں تک corrective measuses کا تعلق ہے اس کے لئے میں تیار ہوں لیکن میرے نزدیک یہ جو corrective measure ہیں وہ کوئی result آپ کو produce کر کے نہیں دیں گے جب تک آپ سسٹم ایسا وضع نہ کریں جس میں discretion کی Power بالکل واپس لے لی جائے اور اس کے لئے ہمیں بطور قوم سوچنا ہوگا میں جناب جاوید جبار صاحب کا انتہائی ممنون ہوں اور انہوں نے بڑی مثبت تجاویز بھی دی ہیں جہاں تک accountability کی

[Malik Nasim Ahmed Aheer]

بات ہے میں اس کا خود قائل ہوں چونکہ کرپشن کو روکنے کا ایک طریقہ بھی ہے میں چاہوں گا کہ Interior accountability پر ہماری جو سٹینڈنگ کمیٹی آف دی سینیٹ ہے اس کے سامنے ایف آئی اے کے معاملات آئیں۔ صدر مملکت نے تو بارہا اس بات کی خواہش کا اظہار کیا ہے کہ یہ جو کمیٹی سسٹم ہے اس کو بہتر کیا جائے۔ میں چاہوں گا کہ ہمارے ادارے جو ہیں وہ عوام کے منتخب اداروں کے سامنے اپنی کارکردگی رکھیں، کچھ نہ کچھ چیک ان پر ہونا چاہیئے اور آج آپ کے وساطت سے میں یہ اعلان کرتے ہوئے خوشی محسوس کر رہا ہوں کہ کم از کم وزارت داخلہ کا ہر ادارہ، وزارت داخلہ پر جو اسٹینڈنگ کمیٹی آف دی سینیٹ ہے اس کے سامنے جوابدہ ہے۔ جب بھی چاہئیں آپ پاسپورٹ والوں کو بلائیں، آپ شناختی کارڈ والوں کو بلائیں، آپ امیگریشن والوں کو بلائیں۔ آپ ایف آئی اے والوں کو بلائیں، حتیٰ کہ آپ وزیر داخلہ کو بلائیں۔ مجھے اعتراض نہیں ہو گا، میں جواب دینے کے لئے یہاں بھی تیار ہوں، تو یہ بنیادیں ہم قائم کرنا چاہتے ہیں اور چاہوں گا کہ باقی تمام منسٹریوں کے لوگ بھی بلائے جائیں، جہاں بھی لوگوں کو کسی وزارت کے متعلق شکایت ہو چونکہ میں نے خود محسوس کیا اتفاق سے میں وزیر تھوڑا عرصہ رہا ہوں تھوڑے عرصے سے مراد یہ نہیں ہے کہ مجھے کوئی زیادہ لمبے چوڑے عرصے کی خواہش درکار ہے اڑھائی سال کوئی لمبا چوڑا عرصہ کسی وزیر کے لئے نہیں ہوتا لیکن میں نے وزارتیں ۵، ۶ ہینڈل کیں اور میں نے جب کمیٹیز کے سامنے اپنے

بیوروکریٹس کو پیش کیا تو بیوروکریسی کی یہ رائے تھی کہ جناب ہم نے بہت کچھ سیکھنا ہے - یہ انٹر ایکشن بڑا ضروری ہے ، آپ مل بیٹھیں وہ بھی آپ کے بھائی بند ہیں ، وہ بھی پاکستانی ہیں ، وہ بھی سوچ رکھتے ہیں ، لیکن جب کبھی بھی آپ کسی کو موقع دیں گے اور اس پر چیک نہیں ہوگا ، احتساب نہیں ہوگا تو ظاہر ہے کہ نتائج مختلف نہیں ہو سکتے -

ہم سب انسان ہیں ہم سے غلطیاں ہو سکتی ہیں ، آپ نے کہا کہ تعلیمی نظام کو بہتر کریں تو میں آپ کی خدمت میں عرض کروں کہ آپ کورس کی کتابوں میں جو چاہے لکھ دیجئے لیکن جو بچہ آپ کے کردار سے متاثر ہوتا ہے وہ آپ کی اس تحریر سے متاثر نہیں ہوتا جو اس کو سبق دیتے ہیں - چونکہ وہ پڑھتا کچھ اور ہے اور دیکھتا کچھ اور ہے تو پھر اس پر کوئی اثر نہیں ہوگا بلکہ اس کے اندر ایک revolt آئے گا ، ایک بغاوت آئے گی اور معلوم نہیں وہ کس طرف نکل جائے ، اس لیئے ہم جو نئی نسل کی تربیت کر رہے ہیں ، یہ ذمہ داری آپ کی میری اور ہم سب کی ہے کہ ہم اپنی آنے والی نسل کو اپنے کردار سے متاثر کریں صرف گفتار سے کام نہیں چلے گا - میں اس تجویز کا خیر مقدم کرتا ہوں جو باتیں کی گئی ہیں میں اپنے آپ کو اس معاشرے کا اور اس ملک کا ، اس سوسائٹی کا ایک ادنیٰ سا شہری سمجھتے ہوئے ، ایک ادنیٰ سا کارکن سمجھتے ہوئے اپنے آپ کو پیش کرتا ہوں اور یہ بات میرا خیال ہے مفید ہے ، اب اس ایوان میں یہ اعلان کرتے ہوئے مجھے قطعاً کوئی افسوس نہیں ہوتا کہ ایف آئی اے کی کارکردگی سے میں ذاتی طور پر بھی مطمئن نہیں ہوں ، میں اس کو بہتر بنانے کی کوشش کر رہا ہوں

[Malik Nasim Ahmed Aheer]

You are living in a particular system لیکن ہر ایک چیز کی limitations ہوتی ہیں اور اس کے اندر limitations ہوتی ہیں وہ اس سے بہتر ہوگا جیسے جیسے اس کا exposure زیادہ ہوگا، انٹر ایکشن ہوگا، عوام کے منتخب نمائندوں کے درمیان اور ان کے درمیان جو اس پر عملدرآمد کراتے ہیں تاکہ ان کا احتساب ہوتا رہے، جناب چیئرمین! میں آپ کا بہت شکر گزار ہوں کہ آپ نے مجھے یہ چند گزارشات پیش کرنے کا موقع عنایت فرمایا۔

جناب چیئرمین : بہت بہت شکریہ!

Mr. Javed Jabbar : May I briefly exercise my right of reply ?

Mr. Chairman : Yes Please. Although there is no recognized right of reply to a motion of this type, it is just for discussion.

Mr. Javed Jabbar : Thank you very much. I thank the other members of the House and the Federal Minister for participating in the debate on this motion. I think for the purposes of focusing our thoughts on an issue that is so diffused, it is necessary to clarify a few points.

1. There seems to be the impression that I was attempting to tackle the total social problem of corruption or elicitive response through this motion that is not so. At the very outset, I conceded that corruption has two dimensions : (1) As a social evil, it exists in all countries of the world; (2) it is timeless and it shall remain in perpetuity. The human effort has to be made to control the degree and the variety of corruption. My motion specifically concerns the administrative corruption. Becasuse it concerns the area of responsibility whthin the purview of the Federal Ministry of Interior and having said that I am not unrealistic enough to ignore the environment in which we live. But Mr. Chairman, this should not become an excuse to accept our own responsibility. And when the honourable Minister and other members say that we live in a world where the mass-media brings us into contact with all kinds of alien influences may I respectfully remind them that it is from those very sources . . . that we very easily borrow our technology, we very easily ask for foreign aid and use it lavishly and then do we naively expect that along with all those irresistable influences we are not going to be subject to various moral and cultural influences. This is inevitable. This has always happened throughout the history and no country at any time has ever lived in isolation.

Corruption was there from the moment the first human society came into existence and corruption exists even today. So, there is no point in saying that because of mass-media and technology we have become more corrupt. Corruption existed possibly even in greater degree in Biblical times. That is why the Bible came, that is why the Holy Qur'an came because God wanted us to

recognise the reality of corruption but by taking a moral, philosophical position we must not evade our specific administrative responsibility. There I submit that it is dangerous to look upon education of children as the fountainhead of anti-corruption measures. I do not agree because education also cannot be seen in isolation. How can you go about setting right the rot of our Education Department without first setting right the rot of our political process, because it is in the political process that values are established. You cannot blame the poor innocent people of Pakistan for cheating with weights and measures when they know that at the top echelons people have been cheating the nation of precious resources. I think it is condonable—the people have a right to cheat if their leaders betray the trust.

From almost the beginning of this country's initial brave years of the late 40s, corruption can be traced to the nature of the feudal system that took roots and has refused to give up its power; now combined, of course, with the military, the commercial, the industrial and the armed forces class — all combining together. So, let us not blame the people of this country for their poor little petty instances of corruption because for them corruption has become a means of survival. If they do not cheat they will not survive. Let us talk of those people, those agencies, those institutions, those classes in our society that do not need to be corrupt and yet have . become corrupt, who now enjoy corruption. Corruption is no longer necessity, it has become a luxury—a self indulgent luxury which is blatantly thrown in the face of the people of Pakistan. So, the people of Pakistan have an inherent right to react to this corruption.

Sir, I welcome the suggestions of the Federal Minister of the Interior. I am conscious of all the limitations of what a Ministry can do but it must begin from the top. I hope that he acknowledges that political leadership must set the example by observing the santity of the law, by observing the santity of the Constitution. The moment you have eight years of Martial Law where all moral values are suspended how can you bring up children in an educational system and teach them good and bad when they know that there is no morality in Martial Law. So, let us be realistic. While knowing that we cannot transform the world overnight I think the Federal Ministry of the Interior and its attendant agencies have specific responsibilities which I hope we can together fulfil. Thank you.

Mr. Chairman : Thank you very much. Shall we move to the next item ?

Mr. Wasim Sajjad : We are fairly late. We may adjourn.

Mr. Chairman : In that case the sitting is adjourned and the House would meet again on Tuesday, 9th of August, 1988, at 10.00 A.M. The House stands adjourned.

[The House adjourned to meet again at ten of the clock in the morning on Tuesday, 9th August 1988].

PCPPK–Litho/2181/88-89/Senate– 11-5-92-300 Books.